بھوج پوری زبان پر مشتمل اردو رسم الخط میں دنیا کی پہلی کتاب

ہمار ضلع بلیا

بھوج پوری کی ٹھاٹھ اور اردو کی مٹھاس کا سنگم

مصنف

جہانگیر عالم

ریسرچ اسکالر جامعہ ہمدرد نئی دہلی

JRF Qualified

ناشر

قبلہ پبلی کیشنز

شاہ آباد ڈیری، نئی دہلی

© حقوق طبع بحقِ مصنف وناشر محفوظ

نام کتاب: ہمار ضلع بلیا

مصنف: جہانگیر عالم، ریسرچ اسکالر جامعہ ہمدرد، نئی دہلی۔(JRF Qualified)

پروف ریڈنگ: غلام یزدانی، ریسرچ اسکالر، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی۔

پیش لفظ: ڈاکٹر محمد احمد نعیمی صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ ہمدرد، نئی دہلی۔

رفاقت نامہ: مولانا ثناء المصطفیٰ اشرفی، ریسرچ اسکالر، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی۔

ناشر: قبلہ پبلی کیشنز، شاہ آباد ڈیری، نئی دہلی، 110042

مطبع: گلوسٹر انٹرپرائزز، 812 بھولاناتھ اسٹریٹ، گونڈہ، دہلی

سالِ اشاعت: 2026ء قیمت: 150

صفحات: 128 تعداد: 500

Name of Book : Hamar Zila Ballia

Author : Jahangir Alam, Research Scholar, Jamia Hamdard.

New Delhi, 110062

Published By: Qibla Publications, Shahabad Deri,

New Delhi, 110042

Pages: 128 Price: Rs 150

ISBN: 978-93-5679-286-9

انتساب

اپنے مشفق والدین

مہربان اساتذئہ کرام

اور عزیز دوستوں کے نام

بلیا کے لال

جہانگیر عالم

فہرست مضامین

دعائیہ کلمات اور شکریہ نامہ 4
پیش لفظ: ڈاکٹر محمد احمد نعیمی 6
تقریظ: ثناء المصطفیٰ 13
بھوج پوری زبان کے بارے میں 18
اصطلاحات 23
ای کتاب کے بارے میں 26
دنیا کے بارے میں 29
انسان کے بارے میں 32
ہمار ضلع بلیا 38
بیریا تحصیل 52
بانسڈیہہ تحصیل 66
بلیا تحصیل 75
سکندر پور تحصیل 86
رَسڑا تحصیل 107
بیلتھرا روڈ تحصیل 111
خلاصہ کلام 123
کتابیات 126

دعائیہ کلمات اور شکریہ نامہ

کسی بھی فکر کو قلم کی حرکت سے وجود میں لانا یقیناً محنت و مشقت کا کام ہے ، لیکن اگر اس کی اشاعت نہ ہو تو بہت سی فکری خدمات تشنۂ تکمیل رہ جاتی ہیں، لہٰذا کتابوں کی طباعت میں مالی تعاون کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے لئے میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میری گزارشات کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، میں صدق دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں عزت، کامیابی اور سرخروئی عطا فرمائے۔

خصوصی طور پر اُن مرحومین کے لئے بھی دعائے مغفرت کرتا ہوں جن کے لئے دعا کی درخواست کی گئی جیسے: مرحوم مختار شیخ، مرحومہ حسن آرا (بلیا)، مرحومہ بلقیس ، اور مرحوم ساجد خان (چندولی)۔ اللہ کریم ان سب کو بے حساب مغفرت، اپنی رحمتِ کاملہ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

میں اپنے مشفق و مہربان استاذ، حضرت مولانا حافظ و نعت گو شاعر ڈاکٹر محمد احمد نعیمی صاحب کا بھی صمیم قلب سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تصنیف پر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ عدیم الفرصت ہونے کے باوجود انہوں نے اس کتاب کے حوالے سے نہایت مفید اور اہم مشوروں سے نوازا اور اپنے قیمتی تاثرات قلم بند کیے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ انہیں صحت و سلامتی ،عافیت اور درازئ عمر عطا فرمائے اور ان کا سایۂ شفقت ہم پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔ آمین

اگر میں اپنے ان تمام دوستوں اور احباب کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ ناانصافی ہوگی، جنہوں نے اس کتاب کی تصنیف میں ہر اعتبار سے میرا تعاون کیا، حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کا خیر مقدم کیا، میری مدد کی اور اس کو سراہا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی کام میں دوستوں کی معاونت، خلوص اور حوصلہ افزائی نہ ہو تو، نہ کام میں دلچسپی برقرار رہتی ہے اور نہ ہی وہ مطلوبہ معیار حاصل ہو پاتا ہے۔

میں ایک بار پھر دل کی گہرائیوں سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اُن سب پر اپنا خاص فضل و کرم نازل فرمائے اور دونوں جہانوں کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد احمد نعیمی

اسسٹنٹ پروفیسر ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز

جامعہ ہمدرد (ہمدرد یونیورسٹی)، نئی دہلی

پیش لفظ

ہندوستانی زبانوں کے ماہرین و محققین ہندی اور اردو کو ایک ہی زبان خیال کرتے ہیں اور دونوں قومی زبان کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قومی زبان کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں اور قوموں میں جو زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں وہ علاقائی زبان کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ جیسے بھوجپوری، اودھی، بنگلہ، پنجابی، گجراتی اور مراٹھی وغیرہ۔ یہ اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی اور ترجمانی کرتی ہیں جب کہ قومی زبان کو ملک کے تمام حصوں اور علاقوں میں استعمال کیا جاتا اور سمجھا جاتا ہے۔ قومی زبان کو اس معنیٰ کر بھی بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے کہ یہ علاقائی زبانوں کے تعاون اور اشتراک سے ملک کے تمام حصوں میں آباد لوگوں میں اتحاد اور اتفاق کا ماحول قائم کرتی ہے اور پورے ملک میں لوگوں کے مابین میل جول، باہمی اتحاد، پیار اور محبت بڑھانے کا وسیلہ بن جاتی ہے اور اس طرح یہ ایک ملک کے مختلف زبان بولنے والے باشندوں کو ایک قوم کی شکل میں متحد کر دیتی ہے بلکہ انسانی ذہن کے سوچنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

کسی ملک کی علاقائی زبانوں کا اس ملک کی قومی زبان سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے کیونکہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اور پھر علاقائی زبانوں کے الفاظ، محاورے اور ضرب الامثال قومی زبان میں شامل و جذب ہو کر اس کی وسعت و ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح قومی زبان کے الفاظ، محاورے اور ضرب الامثال علاقائی زبانوں میں شامل ہو کر انھیں وسعت اور فروغ بخشتے ہیں۔ اگر یوں کہا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا کہ علاقائی زبانیں اور قومی زبان ایک دوسرے کو تقویت فراہم کرتی ہیں اور یہ ہندوستانی اقوام کی تہذیب، ثقافت، تاریخ اور معاشرہ کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

انسانی تہذیب و تمدن کی تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی مختلف زبانیں ایک دوسرے سے اثر قبول کرتی ہیں اور ایک دوسرے کے الفاظ کا اُن میں تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی مختلف زبانوں نے ایک دوسرے کو متاثر کیا ہے جیسے کہ ہندی کے بعض الفاظ اردو میں اور اردو کے بعض الفاظ ہندی میں بے تکلفی سے استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندی اور اردو میں بہت سے الفاظ مشترک ہیں۔ ہندی چونکہ قومی زبان ہے اور اردو بھی اس کا ایک روپ ہے اس لیئے ساری علاقائی زبانوں پر اُن کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس طرح الفاظ کے تبادلے سے ہر زبان کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس کا دامن بھرتا چلا جاتا ہے۔ اور زبان

کی تازگی، جاذبیت اور قوت بھی اسی صورت میں برقرار رہتی ہے جب اس میں نئے الفاظ اور نت نئے خیالات داخل ہوتے رہتے ہیں۔

ہندی ہو یا اردو یا علاقائی زبان سب کا اٹوٹ رشتہ ہندوستان سے ہے جو اس وطن عزیز کی خوشبو سے عطر آگیں، گنگا جمنی سنسکرتی کی علامت اور صوفی سنتوں کے شیریں خیالات اور حسین تعلیمات کا نتیجہ ہیں جو مختلف علاقوں کے باشندوں کو ایک دوسرے سے قریب کرنے، ایک دوسرے کا دل موہنے، بپتا سننے، دکھ سکھ بانٹنے اور باہمی خیالات کا تبادلہ کرنے کے لیئے ایک اہم ذریعے کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں جن کے ابتدائی نقوش خسرو کی کہہ مکرنیوں، دوہوں اور پہیلیوں میں نظر آتے ہیں، گرونانک کی وانی میں جن کا عکس ملتا ہے اور ملک محمد جائسی کی پدماوت، چاند بردئی کی پرتھوی راج راسو، بہاری کی ست سئی، کبیر کے دوہوں اور میرا کے پدوں میں جن کی خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔

علاقائی زبانوں میں بھوجپوری زبان بھی ایک اہم اور مقبول و معروف زبان ہے، جو ہندوستان کی قدیم اور شیریں زبانوں میں شمار کی جاتی ہے، جو اپنی سادگی، مٹھاس اور عوامی رنگ کے سبب عوام کے دلوں میں خاص مقام رکھتی ہے۔ پیشِ نظر کتاب "ہمار ضلع بلیا" اسی بھوجپوری زبان کو اردو رسم الخط میں پیش کرنے کی ایک قابلِ قدر اور منفرد کوشش ہے، تاکہ اردو داں طبقہ بھی اس زبان، اس کے ادب اور اس کی تہذیبی وراثت سے بخوبی واقف ہو سکے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب کوئی زبان مٹتی ہے تو اس کے ساتھ ایک پوری تہذیب، اس کے محاورے، لوک گیت، روایتیں اور بزرگوں کی دانائی بھی خاموش ہو جاتی ہے۔ بھوجپوری، جو مشرقی اتر پردیش اور شمال مغربی بہار کے لاکھوں انسانوں کے جذبات کی زبان ہے، صدیوں تک زبانی روایت میں زندہ رہی، مگر تحریری ادب میں اسے وہ مقام کم ہی حاصل ہو سکا جس کی وہ مستحق تھی۔

عزیزم جہانگیر عالم صاحب کی یہ تازہ تصنیف "ہمار ضلع بلیا" اسی کمی کو پُر کرنے کی ایک مخلصانہ اور علمی کاوش ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ کہ مصنف نے بھوجپوری کو اردو رسم الخط میں پیش کیا ہے۔ اس سے دو فائدے ہوں گے: ایک تو بھوجپوری بولنے والے قاری کے لئے اپنی مادری زبان پڑھنا آسان ہو گا، اور دوسرے اردو داں طبقہ بھی اس کی شیرینی و جاذبیت سے براہِ راست آشنا ہو گا، کیوں کہ اصطلاحات کی وضاحت نے کتاب کو عام قاری کے لئے بھی آسان اور قابلِ فہم بنا دیا ہے۔

کتاب کا انداز محض تاریخی نہیں بلکہ تہذیبی اور تمدنی بھی ہے، اس کے مصنف عزیزم "جہانگیر عالم صاحب" نے افتتاحی اوراق میں بھوجپوری زبان کی ابتدا، ارتقا، اس کے جغرافیائی حدود اور بولنے والوں کے حالات و کوائف کو نہایت سہل اور مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ قارئین کی آسانی کے لئے اس زبان کی اہم اصطلاحات کی وضاحت بھی تحریر کر دی ہے، جس سے کتاب کی افادیت

میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ بعد ازاں ہندوستان اور اتر پردیش کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یعنی کتاب کا انداز محض تاریخی نہیں بلکہ تہذیبی اور تمدنی بھی ہے۔ مختصر تعارف سے گفتگو کا آغاز کر کے قاری کے ذہن کو ایک وسیع تناظر عطا کیا ہے، پھر بتدریج بلیا ضلع کی تاریخ، جغرافیہ، رہن سہن، کھان پان اور تہواروں تک بات کو پہنچایا ہے اور یہی وہ عناصر ہیں جن سے کسی خطے کی حقیقی شناخت ہوتی ہے۔

کتاب کا اصل حسن بھوجپوری زبان میں ضلع بلیا کی تاریخ، جغرافیہ، تہذیب، رسم و رواج، کھان پان، تہوار اور معاشرتی زندگی کی تفصیلی عکاسی ہے۔ موصوف نے بلیا کی مختلف تحصیلوں، مثلاً: بلیا صدر، بیلتھرا روڈ، بانس ڈیہہ، بیریا، رسڑا اور سکندرپور کو الگ الگ انداز میں پیش کرتے ہوئے وہاں کی ممتاز شخصیات، علما، مشائخ، صوفیا، سنتوں، شاعروں، ادیبوں، سیاست دانوں، سماجی کارکنوں اور مجاہدینِ آزادی کا تذکرہ بڑی محنت و عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ منفرد انداز میں رقم کیا ہے۔ مذکورہ بالا عظیم شخصیات کا تذکرہ محض ایک فہرست نہیں بلکہ اس سرزمین کی فکری، روحانی اور عملی روایت کا آئینہ ہے۔ مقامی ممتاز شخصیات کو تاریخ کے مرکز میں لانا ہی دراصل حقیقی تاریخ نویسی کا حسن ہے، کیونکہ بڑی تاریخوں میں اکثر چھوٹے شہر اور ان کے کردار پس منظر میں چلے

جاتے ہیں۔ موصوف نے بلیا کی اس شناخت کو محفوظ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

بھوجپوری زبان میں بلاشبہ یہ کتاب بلیا کی تہذیبی شناخت، عوامی شعور اور مشترکہ گنگا جمنی ثقافت کی آئینہ دار ہے جو اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ ضلع بلیا کی سرزمین ہمیشہ علم و ادب، روحانیت، حب الوطنی اور سماجی خدمات کا مرکز رہی ہے۔ یہاں ہندو اور مسلم دونوں طبقوں سے ایسی عظیم شخصیات پیدا ہوئی ہیں جنہوں نے اپنے کردار، علم، فکر اور قربانیوں سے نہ صرف بلیا بلکہ پورے ملک و قوم کا نام زندہ و تابندہ کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ تصنیف اہلِ علم، محققین، طلبہ اور بلیا سے محبت رکھنے والے ہر فرد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

مختصر یہ کہ ”ہمار ضلع بلیا“ ایک ضلعی تذکرہ سے بڑھ کر، بھوجپوری زبان کے تحفظ اور فروغ کی ایک دستاویز ہے۔ یہ کتاب آنے والی نسلوں کے لئے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی جڑیں دیکھ سکیں گی اور دیگر قارئین کے لئے ایک پیغام ہے کہ وہ بھی بلیا کی مٹی کی خوشبو کو محسوس کریں۔ یہ کتاب نئی نسل کو اپنے ماضی، اپنی زبان اور اپنی تہذیبی شناخت سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب علمی و ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور نہ صرف اہلِ بلیا کے لئے باعثِ فخر ثابت ہو گی بلکہ بلیا کی تاریخ و ثقافت پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک مستند ماخذ ثابت ہو گی اور بھوجپوری ادب کے دائرۂ اثر کو بھی مزید وسعت عطا کرے گی۔ یقیناً اس کے مصنف عزیزم جہانگیر عالم صاحب اِس وقیع اور مفید کاوش پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العالمین بطفیل رحمۃ للعالمین مصنف کی اس علمی و ادبی کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور اسے عام نفع کا ذریعہ بنائے اور آئندہ بھی ان کا یہ دینی، علمی، فکری اور قلمی ذوق وجذبہ روز افزوں فرمائے تاکہ یہ اپنے دین، اپنے وطن، اپنی زبان اور اپنی تہذیب کی اسی محبت اور خلوص کے ساتھ خدمت انجام دیتے رہیں۔

☆☆☆

Dr. Mohammad Ahmad Naeemi
Asst. Professor
Department of Islamic Studies
Jamia Hamdard (Hamdard University)
New Delhi-110062
Email: manaeemi@jamiahamdard.ac.in

رفاقت نامہ

زیر نظر کتاب "ہمار ضلع بلیا" اپنے موضوع کے اعتبار سے علاقائی تاریخ نگاری کی ایک اہم اور قابل قدر کاوش ہے، اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا منفرد اسلوب ہے۔ میرے خیال سے یہ سب سے پہلی کتاب ہے، جس کا رسم الخط اردو اور لہجہ بھوج پوری ہے۔یوں اس میں بھوج پوی کی ٹھاٹ باٹ اور اردو کی مٹھاس کا سنگم کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔۔ یہی امتیازی خصوصیت اسے دنیا کی کتب سے ممتاز بناتا ہے، جو کہ بھوجپوری قارئین کے لئے یہ ایک قیمتی تحفہ ہے۔ بھوجپوری زبان و ثقافت سے شغف رکھنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید اور دلکش تجربہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اس کتاب میں مصنف حافظ جہانگیر عالم ریسرچ اسکالر نے Ballia کے تاریخی، تہذیبی اور سماجی پہلوؤں کو یکجا کرنے کی سنجیدہ کوشش کی ہے۔ مصنف نے مقامی روایات، تاریخی واقعات اور شخصیات کے تذکرے کو جس انداز میں مرتب کیا ہے، وہ نہ صرف اس خطے کی شناخت کو واضح کرتا ہے بلکہ قاری کو اس کی تہذیبی گہرائی سے بھی روشناس کراتا ہے۔

علاوہ ازیں منصف کی پہلی کتاب "مکاتب کا تعلیمی نظام اور جدید اصلاحات"، صراط پبلیکیشنز بھوج پور، مراد آباد سے شائع ہوئی، جس کا اجرا آپ

نے گزشتہ سال اپنے تعلیمی ادارہ "مدرسہ نظامیہ مدینۃ العلم، عمر گنج بلیا یوپی" کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر علماء اور فقہا کی موجودگی میں کرایا تھا، جسے علمی حلقوں میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ خصوصاً مکاتب و مدارس سے تعلق رکھنے والے علماء اور منتظمین کے حلقوں میں اسے خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مصنف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے قارئین کے لئے نفع بخش اور موجبِ استفادہ بنائے۔

فقط والسلام
مولانا ثناء المصطفی اشرفی
ریسرچ اسکالر، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

سب سے پہلے

ہمار بچپن سے خواہش رہے کی ہم کتاب لِکھتی مگر ای نا سوچلے رہنی کی آپن آپن گاؤں دیہات کے بولی (بھوجپوری) میں لِکھم، لیکن جب ہم دِلّی اَینی تَ ہمار دل میں کئی بار خیال آئیل کی امام غزالی کے کتاب "ایھا الولد" کے بھوج پوری زبان میں ترجمہ کرم مگر آج تک اِیہو نسیب نا بھئیل۔ خیر آج آپن زبان میں دوسر کتاب لِکھت بانی بڑا خوشی ہوتا۔ کتاب کے تعلق ہَمار آپن ضلع بلیاسے با۔

بلیا ہمار گھرہَ اور بھوجپوری زبان ہمار مادری زبان ہَ© مگر سب کے پتہ با کی ای زبان کھالی منھ سے بولل جالاء لکھے میں نا آوے لا۔ ایکے لکھے خاطر ہندی یا دوسر زبان کے مدد لے وے کے پڑی۔ ای کتاب کے رسم الخط اردوہَ اور زبان بھوجپوری ہَ ،تَ ظاہر سی بات با جب کَونوں زبان کے دوسر زبان میں لِکھل جالا تا تَنی دشواری ہولا، لہذا ایہو کتاب میں پڑھے وَالا کے شاید تَنی ڈھیر پریشانی ہوئی۔ مگر جاہاں تک کوشش ہوئی ہم ایکے آسان سے آسان کرے کے کوشش کَرم۔ ای کتاب اگرچہ بھوجپوری میں با مگر ایمے استعمال ہوکے والا اکثر الفاظ اردو، انگریزی اور کچھ ہندی کے بھی آئی۔ ایسے کہ جون ہم بات چیت میں زبان اور الفاظ کے استعمال کرے نی ہو بہوا وہے طریقہ تحریر استعمال کردے لے بانی۔

جوَن جوَن لفظ اردو کے با او کے تَ پڑھے میں کوَنو دِقت نا ہوئی، مگر جوَن بھوجپوری والا ہوئی او میں دِقت ہوئی ایہی سے ہم او کے آسانی سے پڑھے اور سمجھے خاطر اعراب (زیر، زبر اور پیش) لگا دیلے بانی۔ جے اردو اور بھوج پوری زبان سے واقف ہوئی اُ کے تَ کوَنو دِقت نا ہوئی مگر جے خالی اردو جانَت ہوئی او کرا کے تَنی پریشانی ہوئی مگر اردو کے اکثر الفاظ کے استعمال سے کتاب کے مفہوم سمجھ میں آجائی او کرا بعد بھی ہم اوپر اصطلاحات کے فہرست بھی بنادے لے بانی تا کہ کونوں الفاظ بھوج پوری کے سمجھ میں نا آئی تَ او کر معنیٰ اور مطلب آسانی سے دیکھ کے سمجھل جا سکے لا۔

ای کتاب پڑھلا سے بھوجپوری زبان کے بارے میں جان کاری ہُوئی کی کِتنا مشکل زبان ہَ، اور ہمار بلیا ضلع کے بارے میں بھی پتا چلی کی کیسے ایگو چھوٹا سا ضلع میں سے بڑا بڑا لوگ پیدا بھئیل باڑن جا، اور نا خالی آپن بلیا میں کام کے لوہا منوائیلن جا بلکہ پورا ہندوستان میں اُ لوگ کے نام کے ڈنکا بجل۔ اور کئی ایسن نام آئی جے کر کام کے ڈنکا تَ ہندوستان کے باہر بھی بجل باٹے۔ کا ہندو کا مسلمان، کا صوفی سنت کا نیتا اور دیس بھکت، کا سماجی کارکن اور کا مصنف اور شاعر ہر طبقہ کے اور ہر فن کے ماہر لوگ ای ضلع سے نکل کے آپن شہر کے نام روشن کئیلے باڑن جا۔

ای سب کے علاوہ بلیا کے کھان پان، رہن سہن، بات بچار، علم و ہنر تہذیب و ثقافت وغیرہ کے بھی معلومات حاصل ہوئی۔ ہر ممکن کوشش کئی لے بانی کی کونوں طرح کے غلطی نا ہوکے مگر پھر بھی کئی سنوں غلطی نظر آوے تَ رہنمائی

کرے کے گزارش باٹے۔ خیر قلم تَ اٹھالے لے بانی بس دعا کَرَ تَنی اللہ تعالیٰ سے کی ہَمار کوشش میں کامیابی دَ۔

☆☆☆☆☆

بھوج پوری زبان کے بارے میں

زبان کے جانے والا لوگ ہندوستان کے سب زبان کے پڑھلا کے بعد دو حصہ میں تقسیم کر دیلے باڑن جا، ایگو داخلی جیسے دو گو مغربی اور شمالی، اور دوسر خارجی جے میں تین گو حصہ، شمال مغربی، جنوبی شاخ اور مشرقی شاخ میں بٹل باٹے۔

مشرقی شاخ میں چار گو اُڑیہ بنگالی، آسامی اور بہاری شامل با، ایہی میں آخری بہاری بولی میں تین گو بولی بولل جالا، جیسے مَیتھلی، مگہی اور بھوجپوری ہَ۔ (بھوجپوری اور اس کا ساہتیہ، ص:14،13)

ڈاکٹر سُونیتی کمار مگدھی زبان تین حصہ میں بانٹ دیلے باڑِن، اور پھر آگے لکھلے باڑِن کہ، بنگالی آسامی اور اُڑیہ بھوج پوری کے چچیری بہن ہئی سَن جبکہ میتھلی اور مگہی ایکر سگی بہن۔ (بھوجپوری اور اس کا ساہتیہ، ص:14)

بھوج پوری نام رکھے کے وجہ

بھوج پوری زبان کے نام بہار کے صوبہ بھوج پور نام کے گاؤں کے نام پر رکھَل گئیل با۔ بکسر ضلع میں دو گو گاؤں با ایگو کے نام نَو کا بھوج پور اور دوسرا کے نام پُرانکا بھوج پور کہَل جالا۔ ای دونوں گاؤں ایک دوسرا سے سَٹَل باٹے۔ ایہے جگہ پر بہت پران زمانہ میں بھوجپور شہر رہے اُوہے شہر بھوج پور کے نام پر ای زبان کے نام پڑَل با۔ (بھوجپوری اور اس کا ساہتیہ، ص:15)

زبان کے ماہر لوگ مل کے زبان کے ایگو خاندان بنا دیلے باڑَن جا، جیسے سے ایگو اِنڈو یوروپین زبان کے بھی خاندان ہَ، ایکرے سے فارسی، پہلوی، اور سنسکرت بنل ہَ۔ (تاریخ عالم، ص، 21) اور سنسکرت سے بھوج پوری زبان۔

بھوجپوری زبان ایگو بہت پوران بولے والی ہند آریا زبان ہَ۔ ای زبان سنسکرت سے نِکل کے پَراکِرت اور پھر پراکرت سے "اپ بھرنش "(لوگ کے بول چال والا زبان) سے ہوتے ہوئے بھوجپوری بھئیل با۔ اوپر بیان کئیل سب بات سے پتہ چل گئیل کی بھوجپوری زبان ایک دن کے زبان ناہَ بلکہ ایکے بَنَت میں کِتنا صدیاں لاگل با۔

کب سے بولل جالا

بھوجپوری کے جان کار کے حساب سے ایک ہزار سال سے بولل جالا، ایکر ثبوت میں بہت دلیل با اومیں سے کچھ لکھ دیتنی، ای زبان کے صحیح پہچان دسویں اور بارہویں صدی میں چلے لاگل۔ سَنت کبیر، گورکھ ناتھ اور دوسر بھکتی تحریک کے دوہا اور پَد میں بھوج پوری کے استعمال ملے لا۔ ایکر علاوہ، لوک گیت، شادی بیاہ کے گیت، کہانی اور بولے جائے والی کہاوت سے بھوج پوری کے پوران ہوکے کے ثبوت مل جالا۔

کاہاں کاہاں بولل جالا

بھوج پوری زبان کے استعمال والا علاقہ بہت بڑا با۔ اُتر میں ہمالیہ سے لے کے مدھییہ پردیس کے سر گوجا تک پھئیلَل باٹے، بہار کے صوبہ میں شاہاباد، سارن، چمپارن، پالاموٗ، رانچی، اور مظفر پور ضلع کے اُتری اور پشچمی حصہ میں بولل جالا، اور ایہی ترَے اُتر پردیش کے پوربی ضلع میں بنارس، غازی پور، بلیا، گورکھ پور، دیوریا، بستی، پھر آگے چل کے جونپور، اعظم گڑھ کے ضلع میں آدھا سے زیادہ حصہ میں پھئیلَل با۔ (بھوجپوری اور اس کا ساہتیہ، ص:15)

بھارت میں بہار، اترپردیش اور جھارکھنڈ اور اے ہی جے کے لوگ جاہاں جاہاں جات ہوئی وہاں آپن زبان بھوج پوری بولت ہوئی، بھارت کے علاوہ بھی دوسر ملک میں جیسے کہ نیپال، فیجی، ماریشش اور کیر ییبین ممالک وغیرہ میں بولل جالا۔

جب ہم 2022ء کے اخیر میں دلّی ایلی تَ بھوجپوری میں کرکیٹ میچ کے کمینٹری سُنَنی۔ روِش کمار کے چینل سے بھوج پوری میں کبھی کبھی سماچار بھی آوے لا۔ اب تَ گوگل ٹرانسلیٹ ایپ پر بھی بھوجپوری میں ٹرانسلیٹ موجود ہو گئیل با۔ ایک اندازہ کے مطابق پوری دنیامیں بھوجپوری بولے والَن کے تعداد 160 کروڑ با۔ ای مجموعی تعداد ہَ، جیمے سب سے زیادہ بھارت میں بولل جالا۔ سوشل میڈیا اور دوسر ذریعہ سے۔ بھوج پوری زبان کے پھیلاؤ میں سب سے زیادہ بھوجپوری گانا

اور بھوج پوری میں بنل فلم کے بھی بڑا کردار باٹے۔ کل ملا کے آج دنیا کے گلوبلائیزیشن کے وجہ سے ای زبان بھی دور دراز تک پہونچ گئیل با۔ای تعداد اور بھی دن بدن زیادہ ہوت جائی۔

ای سب کے علاوہ بھوج پوری میں کہل گئیل شاعری،کلام،لوک گیت پر بہت کام بھئیل باٹے ہم نیچے بھوج پوری کے مشہور شاعر لوگ کے تذکروہ کر دیت بانی تا کی اندازا ہو جائی کی بھوج پوری میں بھی چوٹی کے شاعر گزرل باڑن جا۔

بسرام؛ ان کر پیدائش اعظم گڑھ میں بھئیل رہے۔ان کر تعلیم زیادہ نا رہے مگر بھوج پوری میں بہت ہی عالی شان کے شاعری کہلے باڑن۔(بھوج پوری ادب کا تعارف،ص:37)

تیغ علی؛ای بنارس کے ایگو انصاری خاندان میں پیدا بھئیل رہلن۔ہولی اور دیوالی کے موقع پر آپن ٹولی بنا کے گاوت رہلن۔(بھوج پوری ادب کا تعارف،ص:38)

دودھ ناتھ اپادھیائے؛ ان کر تعلق خاص بلیا کے دیا چھپرا سے رہے۔میڈل اسکول میں ہیڈ ماسٹر رہلن۔اعظم گڑھ اور بلیا دونوں جگہ ان کر گیت بڑا شوق سے گاول جات رہے۔(بھوج پوری ادب کا تعارف،ص:39)

امبیکا پرساد ضلع آرا بہار کے،رگھبیر نرائن ضلع چھپرا،رام وچار پانڈے بلیا،پرسدھ نرائن سنگھ بلیا شیام بہاری لال دیہاتی ضلع بیتیا،رندھیر لال سری داستوا

بلیا سے اور موتی بی اے ضلع دیوریا سے ای سب کے سب بھوج پوری کے شاعر رہلن جا۔ ان سب کے علاوہ اور بھی نام باکی اگر سب کے نام ترتیب سے لکھل جاوَت فہرست طویل ہو جائی۔(بھوج پوری ادب کا تعارف، ص:37 سے 49)

☆☆☆☆☆

اصطلاحات

بھوجپوری زبان کے آسانی سے سمجھے خاطر ہم نیچے اوکر استعمال ہوکے والا الفاظ کے اردو میں مطلب لکھ دیت بانی ایکر ذریعہ سے کتاب کے پڑھے اور سمجھے میں کافی مدد ملی۔

بھوجپوری الفاظ	اردو معانی		بھوجپوری الفاظ	اردو معانی
جاتَنی	جارہاہوں		آوَتَنی	آرہاہوں
آوَتَنی جا	ہم لوگ آرہے ہیں		بھئیلَن	ہوئے
جاتَنی جا	ہم سب جارہے ہیں		پڑے لا	موجود ہے
گئی لَن	وہ چلے گئیے		لِکھل با	لکھاہوا ہے
سُنَترا	سن رہے ہیں		جُڑل با	جڑاہوا ہے
تَنی سا	تھوڑاسا		دیتَنی / دیت بانی	دے رہاہوں
گئی نی	میں گیا		کَرت بانی	کررہاہوں
کَئینی	میں نے کیا		سُن لیہَنی	میں نے سن لیا
لوگَن	لوگ		اِی	اِس
اُو	اُس،وہ		اُوکَر	اس کا

بھوجپوری الفاظ	اردو معانی		بھوجپوری الفاظ	اردو معانی
سُن لَ	سُن لو		آئیل با	آیا ہے
گئیل با	گیا ہے		تَ	تو
ایکرا کے	اِس کو		اُوکرا کے	اُس کو
بھئیل	ہوا		ہو گئیل	ہو گیا
لکِھَتی	لکھتا		کرم	کرونگا
سمجھے میں	سمجھنے میں		ایگو	ایک
رہلَن	تھے		اُن کر	ان کا
دیبَ	دیں گے ؟		لیبَ؟	لیں گے ؟
ٹھیک با / ٹھیک باٹے	صحیح ہے		ایکرا	اس کا، اس کو
سب لوگن	سارے لوگ		اَئیسَن	اِس طرح
جَوَن	جو / جس کو		کئیل گئیل با	کیا گیا ہے
آپَن	اپنا		ہمُو	میں بھی
اپَر	اِس پر		باڑن	(واحد شخص)موجود ہیں
اُٹھل	اٹھنا		اُوہاں	وہاں

بھوجپوری الفاظ	اردو معانی		بھوجپوری الفاظ	اردو معانی
ہَ	ہے		موٹ	ضخیم / موٹا
پاوَل	پانا		میلے لا	ملتا ہے
ایجُو گے	اسی جگہ		سوتّل	سونا
ہمَار	میرا		پڑھے میں	پڑھنے میں
ایہاں	یہاں		مِلَل	ملاقات / ملنا
پُران	پرانا		کھولَ لَس	کھولا

اِی کتاب کے بارے میں

ای کتاب اردو رسم الخط میں لکھل گئیل بھوجپوری زبان کے پہلا کتاب ہَ، مطلب کی ای کتاب لکِھل گئیل با اردو میں مگر ایکر زبان بھوج پوری ہَ۔ اور اے ترَے ای دنیا کے پہلا کتاب ہَ جوَن کی ای طریقہ پر لکھل گئیل با، ایسے کی اب تک ہم جِتَنا کتابن کے کھوج بین کئینی ابھی تک اَیسن کتاب ہم کے نامِلَل۔ فضل امام آپن کتاب "بھوج پوری ادب کا تعارف" میں لکھلے باڑن کہ، "بھوج پوری زبان کی یہ بد قسمتی رہی ہے کہ آزادی سے قبل اس میں ادب کے نام پر کوئی ایسا کارنامہ منظر عام پر نہیں آسکا جس کے ذریعہ یہ بھی اسی مقام کی مالک بنتی جو برج، اودھی، راجستھانی اور میتھلی کو نصیب ہوا"۔ (بھوج پوری ادب کا تعارف، ص:7)

ہاں کچھ ہندی میں اَیسن کتاب کے پتہ چَلل جوَن بھوج پوری زبان، لوک گیت، لوک ساہتیہ، لوک کلا کے بارے میں ہندی رسم الخط میں لکِھل گئیل با۔ جے میں سے ہم نیچے کچھ کتاب کے بارے میں لکھ دیتَنی۔

بھوج پوری اور اس کا ساہتیہ، ای کتاب ڈاکٹر کرشنا دیو کے لکِھَل کتاب ہَ، ای کتاب راج کمل پرکاشن دہلی سے چھپَل با۔ ای کتاب بھوج پوری زبان، لوک گیت، لوک ناٹک، بھوجپوری کے ساہتیہ کے بارے میں لکِھَل گئیل با۔ اور شروع میں بھوج پوری زبان کے تاریخ کے بارے میں باٹے کہ بھوجپوری کیسے بَنَل اور کہاں کہاں

بولل جالا۔ ایکرا علاوہ کلکتہ کے دودھ ناتھ پریس سلکلیا سے شائع کتاب کے فہرست فضل امام آپن کتاب میں جمع کئی لے باڑن جے میں سے کچھ لکھ دیت بانی، "پوربی پری، سورہ سنگار، آجادی کا جھنڈا، کسانوں کا راج، طوطا مینا کی بات، بنارسی بَہار، اور ساون کا سُگنا وغیرہ۔(بھوج پوری ادب کا تعارف، ص:54)

بھوج پوری کے اصنافِ سخن

سوہر؛ای بچہ پیدا ہوئی تَ گاول جالا۔ای نہایت قدیم اور پُران صنفِ سخن میں شمار کئیل جالا۔

پھُگوا؛ای گیت بسنت کے موسم آتے ہی شروع ہو جالا مگر خاص طور پر ہولی میں گاول جالا

رام بھکتی؛ای بھکتی گیت ہَ جون عبادت کے وقت گاول جالا

ڈم کچ؛ای گیت زیادہ تر شادی بیاہ میں گاول جالا

پاوس؛پاوس کے گیت زیادہ تر موسم برسات میں گاول جالا۔

جنی جھومر؛ سردی کے موسم میں ہندو برادری میں ددو گو تہور مناول جالا اوہی میں ای گیت گاول جالا۔

جھومر؛ جھومر کے گیت عام طور پر دسہرہ کے موقع پر گاول جالا۔

ان سب کے علاوہ اور بھی گیت باٹے جون کہ ہر خوشی کے موقع پر گاول جالا جے میں لہسُوا، لجھری، جُدرا، نکٹہ وغیرہ۔(بھوج پوری ادب کا تعارف، ص:69 سے76)

☆☆☆☆☆

دنیاکے بارے میں

جب آدمی آپَن آنکھ کھولَ لَس تب سے اُوکر دماغ میں دنیاکے بارے میں سوال پیدا ہوکے لا گَل کہ ای دنیاکیسے بَنَل با، سورج کیترَے چمکے لا، کہاں سے نکلے لا اور کہاں جاکے ڈوب جالا۔ 'چاند' رات میں کیسے چمکے لا، چھوٹ چھوٹ اَن گِنت ستارہ بغیر کَونو سہاراکے کیسے اوپر ٹِکل باڑن سَن ۔ ہوا دکھائی کاہے نا دیلا، پانی کہاں سے برسے لا، آسمان نیلا کاہے با اور کیترَے بغیر کھمبا کے ٹِکل با، اور ایہی ترَے طرح طرح کے سوال پیدا بھئیل، پھر انسان آپَن دماغ سے دنیاکے جانے کے کوشش کئیلس۔

سورج کے سیارن کے تعداد 9 با، جو سورج سے دور رہتے ہوئے بھی سورج کے چاروں طرف چکّر لگاوت رہے لَسَن۔ اگر سورج سے گنتی کَرَ تَ، پہلا سیارہ عطارد پڑی، اُوکَر بعد وینس اُوکَر بعد ہَمَنی کے زمین پڑی۔ اُوکر بعد مریخ، پھر سب سے بڑا سیارہ مُشتری یاجُوپیٹر آوے لا، پھر زحل، یورینس، نیپچون اور آخر میں پلوٹو کے سیارہ آوے لا۔ (معلومات کاانسائکلوپیڈیا، ص، 22)

کائنات میں اَن گِنت ستارہ باڑَ سَن، اور سورج کہکشاں کے ایگو نہا ستارہ ہَ، اُو نَوستارہ میں سے ایگو ہَمَنی کے زمین بھی ہَ۔ (معلومات کاانسائکلوپیڈیا، ص، 37)

دنیا اور اے میں جو کچھ بھی باٹے او سب کے بناوٹ کے بارے میں قرآن مجید میں ذکر بھئیل با، "اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی سب چیزیں پیدا کیں، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں سات آسمان بنا دیا"۔(سورہ بقرہ:29)

زمین کے بارے میں

زمین کے تَرے بَنَل اور کِتنا سال لاگل ای سب بتاوے لاگی تَ کتاب بہت موٹ ہو جائی بس تمہید خاطر ای سب کے ذکر کَرَت بانی۔ بس اتنا جان لیہَل ضروری باکی اندازہ کے مطابق ہَمَنی کے زمین کے عُمر چار ارب ساٹھ کروڑ سال ہَ۔(تاریخ عالم، ص،11)سب سیارہ میں ایہے ایگو سیارہ با جیمے زندہ رہے کے سب سامان موجود با، ایکر علاوہ اور کَونوں ایسَن سیارہ نیکھے جے پر آدمی یا کَونوں جاندار چیز زندہ رہ جاوٗ۔

زمین کے پیدا ہو کلا کے تقریباً ایک ارب تیس کروڑ سال بعد ایپَر زندگی کے شروعات بھئیل۔(تاریخ عالم، ص،11)انسان کے وجود میں آوے سے پہلے زمین کے ایک سلسلہ وار ارتقائی دور چلَل جے مے سے آردوسی دور، ڈیوونی، کاربونی فیرس، پرمین اور جورائی یا جراسی دور زمین کے تاریخ میں بہت اہم ہَ۔(تاریخ عالم، ص،11)

زمین کے پیدائش کے بارے میں قرآن مجید میں موجود باٹے،"بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا"۔(سورہ اعراف:54)

انسان کے بارے میں

پُران انسان کے جوَن ڈھانچہ پاوَل گئیل بااوسے پتہ چلَل باکی ہمنی کے ای زمین پر رہتے دس سال سے زیادہ نا بھئیل ہوئی۔(معلومات کا انسائیکلوپیڈیا، ص:71)نسلِ انسانی کے پہلا حصہ 'رام مانُس' کے مانَل گئیل با،رام مانُس آج سے تقریباً2کروڑاسی لاکھ سال پہلے زمین پر موجود رہے۔

لیکن باشعور انسان کے بارے میں بات کئیل جاؤ، تَ نینڈر تھل لوگ رہَل سَن،ای سب کے زمانہ آج سے تقریباً75ہزار سال پہلے پورایورپ میں پاوَل گئیل با۔ایکرابعد کرومینان آدمی کے ذکر میلے لا،ای سب کے زمانہ 35ہزار سال سے 10ہزار سال تک پاوَل جالا۔تاریخ میں لکھَل باکی شروع میں آدمی کے دُو گو نسل رہے ایگویوریشیائی اور دوسرامنگولیائی، پھرایہے دونوں سے بعد میں پانچ گو نسل بَن گئیل۔اور دھیرے دھیرے پورا زمین پر انسان پھئیل گئیل۔(تاریخ عالم،ص،15سے21)

مگر اسلام میں انسان کے شروعات حضرت آدم علیہ السلام سے بھئیل باٹے،حضرت آدم علیہ علیہ السلام سب آدمی کے باپ اور حضرت حوارضی اللہ عنہا کے سب عورتن کے ماں مانَل جالا۔قرآن اور حدیث میں ان کر بڑا تفصیل سے ذکر ملے لا۔"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا"۔(انبیاء

کرام اور ان کی قوموں کے احوال، جلد اول، ص:259) ایہی ترَے قرآن میں بھی ذکر باٹے کہ، "اور یاد کیجے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایامیں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں "۔(سورہ بقرہ:30) ایہی ترے حضرت آدم علیہ السلام دنیا کے سب سے پہلا انسان مانل جالن انجیل میں بھی ذکر موجود باٹے، "خداوند نے زمین کی مٹّی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور آدم ذی روح ہو گیا"۔(کتاب پیدائش، 3:14) ای سب مذہبی کتاب کے حوالے سے پتا چل گئیل کی ای زمین پر سب سے پہلے جون انسان کے قدم پڑل اُو آدم اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے رہل۔

انسان کے بارے میں ابن حزم اندلسی آپن مشہور کتاب الملل والنحل میں بڑا ہی شاندار انداز میں بیان کئے لے باڑن، ذیل میں ان کر اقتباس بیان کر دیہل مناسب معلوم ہو تا۔

"لہذا ثابت ہو گیا کہ انسان کے لئے ایک اسم ہے جو روح پر بغیر جسد کے واقع ہو تا ہے، جسد پر بغیر روح کے بھی واقع ہو تا ہے اور دونوں کے مجموعے پر بھی واقع ہو تا ہے۔ زندہ کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ انسان ہے اور اس میں روح و جسد دونوں شامل ہیں۔ مردے کو کہتے ہیں کہ یہ انسان ہے اور وہ جسد ہو تا ہے، اس میں روح نہیں ہو تی۔ ہم کہتے ہیں کہ قیامت سے پہلے انسان پر عذاب ہو تا ہے۔ اور اسے نعمت دی جاتی ہے، یعنی روح کو نہ جسد کو۔(الملل والنحل، ص:966)

حقائق تصوف میں انسان کے بارے میں لکھل باٹے کہ، "آدمی دو چیز سے مرکب ہے؛ جان اور بدن، جزو اعظم جان ہو کہ اس میں تغیر تبدل کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور بدن بمنزلہ لباس ہے کہ اس میں بہت اختلاف راہ پاتا ہے"۔(حقائق تصوف، ص:399)

ہندوستان کے بارے میں

ہندوستان ای بہت پورانہ ملک ہَ، ایہاں کے تہذیب ثقافت، تعلیم، جڑی بوٹی والا دوائی، یوگا، کھانہ بناوے والا مسالہ، اور ایہاں کے بڑے بڑے وِدوان پورا دنیا میں مشہور باڑن لوگ، ہندوستان دنیا کے بڑا ملک میں سے ایک ہَ، یہاں کے تہذیب ثقافت ہزاروں سال سے موجود ہَ، ای ملک ایشیا کے جنوبی حصہ میں پڑے لا، اور آبادی کے حساب سے بڑا ملک میں گنتی ہولا، ہندوستان مختلف مذہب، مختلف زبان اور مختلف تہذیب و ثقافت والا تنہا ملک ہَ۔ ہندوستان ایگو اَیسَن ملک ہَ جہاں پر بہت مذہب کے پیدائش بھئیل ہَ جیسے سے ہندو مت، بودھ مت، جین مت اور سکھ مت کے نام آوے لا۔

آبادی

ہندوستان دنیا کے زیادہ آبادی والا ملک ہَ۔ آج ای ملک میں تقریباً140 کروڑ آبادی باجے میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، پارسی، بودھ، جین اور یہودی کے علاوہ ادھرمی وغیرہ بھی رہے لَسَن۔

صوبے

ہندوستان ایگو وفاقی جمہوریہ ملک ہَ، ایمے کُل 28 گو ریاست پڑے لا۔ جیمے سے کچھ مشہور ریاست کے نام لکھ دیتَنی ،دلّی،راجستھان، گجرات،مہاراسٹرا، پنجاب،بنگال، بہار جھارکنڈ، مدھیہ پردیش اور یوپی (اتر پردیش) وغیرہ۔

زبانیں

ہندوستان کے زبانوں والا ملک بولل جالا۔ ایمے ہر سو کیلو میٹر پر زبان بدل جالا۔ ایہاں کے زبان بھی دو طرح کے با، سرکاری اور غیر سرکاری، تحریری اور غیر تحریری۔ سرکاری زبان میں سے ہندی اور انگریزی زبان خاص طور پر شامل باٹے۔اور ہندوستان کے قانون میں مانیتا میلَل زبان میں ہندی اور انگریزی کے علاوہ اردو،بنگالی، تیلگو، ملیالم، گجراتی، مراٹھی، پنجابی اور کنڑّو غیرہ آوے لا۔

اتّر پردیش

اتر پردیس جیکے شارٹ کارٹ میں یوپی کہَل جالا۔ ہندوستان کے سب سے بوڑ اور مانَل جانَل ریاست (صوبہ) میں سے ایک مانل جالا۔ ای پردیس آبادی کے لحاظ سے ملک میں ایک نمبر پر با۔ اتر پردیش ہندوستان کے شمالی (اُتر) حصہ میں پڑے لا۔ ایکَرا سے سَٹ کے جوَن ریاست پڑے لَسَن اُوسب کے نام ای ہَ، اترا کھنڈ ،ہریانہ،راجستھان، دہلی، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ،اور بہار۔ اور ایسے سٹ کے ایگو دیش نیپال بھی پڑے لا۔ اتر پردیش کے راجدھانی لکھنؤ ہَ۔

آبادی

اترپردیس زیادہ آبادی والا پردیس ہَ، ایک اندازہ کے مطابق یوپی میں 24 کروڑ آبادی یعنی کی تقریباً 240 ملین سے زیادہ لوگ رہے لا، ای پردیس میں ہر مذہب و مسلک کے آدمی رہے لا، مسلم کے اچھا خاصہ آبادی کے وجہ سے ایکر خاص اہمیت باٹے۔

زبانیں

یوپی میں بہت زبان استعمال ہولا، مقامی اور علاقائی زبان بھی بولل جالا ایمے سے مشہور زبان، اردو، اودھی، بھوج پوری اور برج بھاسہ۔

یوپی کے اضلاع

یوپی میں ٹوٹل 75 ضلع باٹے۔ نیچے ہم مشہور ضلع کے نام لکھ دیتنی۔

آگرہ۔ اعظم گڑھ، آیودھیا، سہارنپور، کان پور، الہٰ آباد، گورکھ پور، بنارس، بھدوہی، علی گڑھ، غازی آباد، میرٹھ، غازی پور، چندولی، مرزاپور، جون پور، کشی نگر، لکھنؤ، کاس گنج، متھورا، مؤ اور بلیا وغیرہ۔

یوپی کے ہر ضلع کے ایگو آپن خوبی اور خصوصیت با۔ جب الگ الگ ضلع کے بارے میں پڑھی آدمی تب پتہ چلی۔ مگر ہمار موضوع اُو 75 گو ضلع میں سے صرف 'بلیا' کے اُوپر بات کرے کے با، تَ اب نیچے ای ضلع کے بارے میں تفصیل سے لکھ دیت بانی۔

اُوپر ہم ترتیب سے کائنات سے لے کے ہندوستان اور اتر پر دیس تک بہت ہی کم الفاظ میں ذکر کئینی ہَ، اب جب ایہاں تک معلوم ہو گئیل تَ مناسب معلوم ہو تا کی اصلی موضوع کے طرف چلَل جاؤ۔ اُوپر کے جِتنا معلومات ہم لکھلے بانی جیسے کی ہندوستان، اور اُوکر ریاست، پھر یو پی اور اُوکر ضلع، تَ ای سب کے بارے میں زیادہ جان کاری خاطر ویب سائٹ پر جا کے حاصل کئیل جا سکے لا۔ اگلا صفحہ پر اصل موضوع یعنی کی بلیا کے بارے میں تفصیل سے لکھ دے لے بانی۔

ہمار ضلع بلیا

بلیا ایگو تاریخی شہر ہَ۔ ای اتر پدیس کے ایک دم اُتر پوربی حصہ میں موجود با۔ ایکر پچھم میں مؤ ضلع، اُتر میں دیوریا، پوربی اُتر میں بہار، پچھمی دکھن میں غازی پور پڑے لا اور غازی پور سے بلیا ضلع ایک نومبر 1879ء میں الگ بھئیل (ضلع بلیا کی مشاہیر شخصیات، محمد سلیم انصاری ادروی، ویکی محبوب لوک داستان)۔ ای ضلع دو ندی کے سنگم پر موجود با گھاگرا اور گنگا، دونوں ندیاں ای ضلع کے دوسر پڑوسی ضلع کے الگ کرے لیسَن جیسے کہ بہار سے گنگا اور دیوریا سے گھاگرا۔ بلیا شہر بنارس سے تقریباً 150 کیلومیٹر کی دوری پر موجود با۔

آسانی خاطر نیچے بلیا کے نقشہ لگا دیلے بانی تا کی سمجھ میں آ جاؤ کہ ای ضلع کے جغرافیائی حالت کیسَن با۔

نیچے والا نقشہ اُتّر پردیس کے ہ، ای نقشہ میں صاف طور پر دیکھل جا سکے لا کہ بلیا یوپی اور بہار کے بارڈر پر موجود با۔

نیچے والا نقشہ بلیا ضلع کے ہ، ایسے اندازہ لگاوَل جا سکے لا کی ایکر چھیتر افل (طول و عرض) کتنا با اور ای ضلع آپن جغرافیائی حالت میں کتنا بڑا باٹے۔

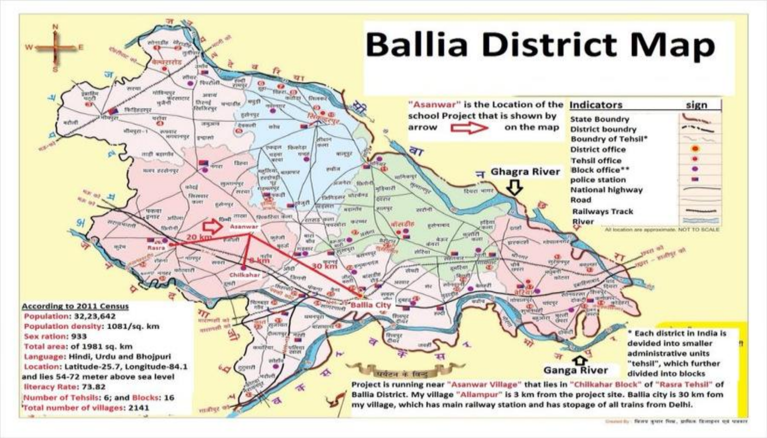

بلیا نام کے وجہ

بلیا نام کے دو وجہ بتاوَل جالا۔ سب سے پہلے ای خیال کئیل جالا کہ بلیا شہر کے نام ہندوستانی تاریخ کے ایگو مشہور سَنت والمیکی سے لیہَل گئیل با۔ ایہا کے مقامی لوگ کے خیال ہ کی والمیکی جی (جوَن رامائن لکھَلے باڑن) ایہاں رہَت رہَلَن۔

دوسرا وجہ ای بتاوَل جالا کی ایہاں کے مٹی کے معیار کے حساب سے ای شہر کے نام بلیا پڑ گئیل۔ ایسے کہ بلیا کے مٹی ریتیلی مٹی ہ، اور ایسَن مٹی کے 'بالوا'

کہَل جالا۔ پھر بعد میں بالوا سے بلیا ہو گئیل، کہَل جالا کی شروع میں ای شہر کے نام 'بالیان' رہے پھر بعد میں بلیا سے بدل گئیل۔

ایگو اور وجہ بتاول جالا کہ، بلیا کے نام راجا بلی کے نام پر پڑل با اور راجا بلی بلیا کے آپن دار السلطنت بنئ لے رہل۔ (ضلع بلیا کی مشاہیر شخصیات، محمد سلیم انصار ی ادروی، ویکی محبوب لوک داستان)۔

بلیا کے موسم

اگر بلیا کے موسم کے بارے میں بات کئیل جاوَت، مارچ سے جون تک گرمی کے مہینہ میں بہت گرم آب و ہوا کے تجربہ ہولا۔ دن کے وقت میں درجہ حرارت 45 ڈگری تک پہونچ جالا۔ پھر بھی موسم ٹھندا اور خوش گوار رہے لا۔ خوش گوار دن میں درجہ حرارت 17 ڈگری تک گر جالا۔ لہذا اگر کوئی بلیا کے سفر پر نِکلَل چاہی تَ، اکتوبر اور فروری کے بیچ میں ٹھیک رہی۔

ای شہر میں گرمی کے علاوہ اچھی خاصی بارش بھی ہولا۔ اور ٹھندی میں ٹھیک ٹھاک ٹھندا بھی پڑے لا۔ ایہاں موسمِ بہار بھی دیکھے کے مِل جائی۔

بلیا کے آبادی

ای وقت بلیا کے آبادی کے اوپر صحیح صحیح اندازا لگاوَل مشکل با۔ مگر بلیا کے ویب سائٹ پر 1991ء سے 2011ء کے ریکارڈ کے مطابق بلیا میں 1991ء کے

مردم شماری کے مطابق صرف 15 ہزار سے زیادہ آبادی نا رہے(مگر ای بات درست نئ کھے لاگت)، 2011ء کے مردم شماری میں ای آبادی میں زیادہ اچھال بھئیل اور پندرہ ہزار سے بڑھ کے بتیس لاکھ سے اُوپر ہو گئیل۔، ابھی جب ای کتاب لکھَل جاتا یعنی کی 2026ء میں بلیا کے آبادی اور بھی بڑھ گئیل ہوئی۔

بلیا کے آبادی میں زیادہ تر لوگ یعنی کی 92 فی صد ہندو دھرم کے مانے والا باڑَن۔ ساڑھے چھ کے قریب مسلم، اور باقی میں سیکھ، عیسائی، بودھ، جین اور دوسر مذہب کے لوگ رہے لا۔

بلیا کے بولی

بلیا کے مقامی زبان بھوج پوری ہَ، مگر سمجھے کے چاہی کی بلیا کے بھوج پوری بہار کے بھوجپوری سے الگ ہَ، مگر شہر میں اکثر ہندی اور دیہات میں بھوج پوری بولل جالا۔ کہیں کہیں شہر کے لوگ ہندی کے ساتھ بھوجپوری اور دیہات کے لوگ بھوج پوری کے ساتھ ہندی استعمال کرے لا۔ بلیا میں کچھ اردو اور انگریزی زبان بھی بولل جالا۔

بلیا کے تہوار

بلیا کے لوگ الگ الگ طرح کے تہوار مناوے لا۔ مسلم لوگ عید، بارہ ربیع الاول، بقر عید وغیرہ۔ ہندو لوگ کے تہوار میں مشہور ہولی، دیوالی، چھٹ

پوجا، درگا پوجا، گنگا نہان، مکر سنکرانتی (کھچڑی)، وشو کرما پوجا، گوردھن پوجا، کروا چوتھ، جَن ماسٹمی، کارتک پوجا، رام نومی، دسہرا، رکشابندھن، اور ایکر علاوہ اور بھی دوسر تہوار مناوَل جالا۔

ای سب کے علاوہ بلیا میں کچھ خاص تہوار بھی مناول جالا اومے سے ددری میلا کے نام سب سے اوپر با۔ ددری میلہ ملک کے سب سے بڑا مویشی میلہ سے بھی پہچانل جالا۔ ای میلہ 'مہارشی بھریگو' کے شاگرد' دادر منی' کے یاد میں مناول جالا۔

میلہ خصوصی طور پر دو حصہ میں ہولا، پہلا حصہ میں مویشی جیسے کی گائے، بیل، بھینس، گھوڑا، خچر، بکری کے خرید و فروخت ہولا، اور دوسر حصہ میں ثقافتی اور تہذیبی جیسے باہر کے تاجر کھانہ، کپڑا، جھولہ، سرکس، اور بھی ہزاروں طرح کے دوکان لاگے لا۔ گاہے بگاہے رات میں غزل، قوالی، مشاعرہ، لوک گیت، بھوجپوری پروگرام، ناٹک، اسٹیج شو، ہوت رہے لا۔ ددری میلہ ہندی مہینہ کے حساب سے مناول جالا مگر عام طور پر نومبر اور دسمبر کے مہینہ میں لاگے لا۔

نیچے ددری میلا کے خوبصورت تصویر دے دیلے بانی تا کہ اندازہ لاگ جاوٗ کہ ای میلا کتنا تاریخی میلاہَ۔

بلیا تک پہونچے کے راستہ

بلیا آپن یوپی راجدھانی لکھنوٗ سے تقریباً 382 کیلو میٹر کی دوری پر اور دیس کے راجدھانی دلّی سے تقریباً 900 کیلو میٹر کی دوری پر موجود با۔ بلیا سڑک اور ریل مارگ کے راستے سے آسانی کے ساتھ پہونچل جا سکے لا۔ گورکھ پور، بنارس اور پٹنہ جیسَن بڑا شہر کے راستہ کے ساتھ بلیا جُڑل با۔ بکسر بہار سے بھی سڑک سے آوے

کے راستہ بَنَل با۔ بنارس، پٹنہ، چھپرہ مؤ، غازی پور ای سب بلیا سے لنک اہم شہر ہَ جہاں سے آرام سے ریل مل جائی۔

ریل

بلیا کے ریلوے اسٹیشن بلیا شہر کے مین اسٹیشن ہَ۔ ایکَر علاوہ بیلتھرا، رسڑا اور سوریمن پور بھی اہم اسٹیشن مانَل جالا۔ بلیا سے ڈائریکٹ کئی صوبہ کے ٹرین چلے لیسَن جیسے کی بلیا سے سیالدہ، ہاوڑہ، پٹنہ، لکھنؤ، کان پور، دہلی، گجرات، ممبئ، اجمیر، پنجاب، اڑیسہ، ایم پی، امبالہ وغیرہ۔

نیچے بلیا ماڈل اسٹیشن کے تصویر آسانی خاطر دے دیلے بانی۔

ہوائی جہاز سے بلیا

بلیا ہوائی جہاز سے جائے خاطر کَونوں خاص ہوائی اڈّا نئے کھے بنل۔ مگر نزدیکی ہوائی اڈا کے ذریعے سے بلیا پہونچل جا سکل جالا۔ بنارس ہوائی اڈا (لال بہادر شاستری ہوائی اڈّا) بلیا سے تقریباً 150 کیلو میٹر کی دوری پر موجود با ایہاں سے 4 سے 5 گھنٹہ کی دوری پر موجود با این ایچ 31 سے بلیا آرام سے پہونچل جا سکے لا۔ نزدیکی ہوائی اڈّا میں پٹنہ کے ہوائی اڈّا (جے پرکاش نارائن ہوائی اڈّا) پڑے لا۔ پٹنہ ہوائی اڈا بلیا سے تقریباً 130 سے 150 کیلو میٹر کی دوری پر موجود با۔ وہاں سے آرا کے راستے سے ہو کے جائے میں تقریباً 4 سے 5 گھنٹہ لاگ سکے لا۔

آس پاس کے شہر سے دوری چارٹ

آعظم گڑھ سے	114 کیلو میٹر
دیوریا سے	120 کیلو میٹر
غازی پور سے	68 کیلو میٹر
دہلی سے	900 کیلو میٹر
بنارس سے	150 کیلو میٹر
لکھنؤ سے	382 کیلو میٹر
پٹنہ سے	150 کیلو میٹر

بلیامیں موضع (گاؤں)

بلیامیں گاؤں کے تعداد تقریباً 2361 کے قریب ہَ۔ جے میں سے مشہور گاؤں منیر، گڑوار، پھیپھنا، سکھ پورا، چِت بڑا گاؤں، ریوتی، سہتوار، بہیری، عمر گنج، پر مندہ پور، مڈھا، کھیجوری، بسار کھپور، بھونڑاڈیہہ، کُریجی، نگرا، رام گڑھ، سوریمن پور، رانی گنج، ہلدی، رام گڑھ، ساگرپالی وغیرہ۔

بلیاکے وکاس کھنڈ

بلیامیں 17 وکاس کھنڈ باٹے۔ جن کر نام بانسڈیہہ، بیلہری، بیروآرباری، چلکہر، دبہڑ، گڑوار، ہنومان گنج، منیر، مرلی چھپرہ، نگرا، نوانگر، پندہ، رسڑا، ریوتی، سیئرَ، سُہاؤ، اور بیریا۔

بلیامیں تھانہ

بلیامیں پولِس اسٹیشن کے تعداد 31 گو باٹے۔ جے میں سے کچھ تَ اوپر وکاس کھنڈ میں با اور کچھ ایہاں لکھ دیتنی۔ پھیپھنا، کوتوالی، بانسڈیہہ روڈ، سہتوار، سکھپورا، سکندرپور، ہلدی، نرہی، چِت بڑا گاؤں، گڑوار، ڈوکتی، کھیجوری، منیر، بھیم پورا، پکڑی، اُبھاؤں۔

بلیاوِبھاگ

بلیا میں بہت سے وبھاگ چلے لا ،جے میں سے سواستھ وبھاگ، شکشا وبھاگ، پشو پالن وبھاگ، پچھڑا ورگ کلیان وبھاگ وغیرہ۔ شکشا وبھاگ میں جن نائک چندر شیکھر یونیورسٹی با جوَن شہید اسمارک بسنت پور میں موجود با۔ اور ایہی سے بلیا کے سب کالج جوڑل باڑا سن۔ ای یونیورسٹی پردھان منتری چندر شیکھر کے نام پر کھُلَل باٹے۔

بلیامیں تحصیل(ذیلی اضلاع)

تحصیل اُپ ضلع یا ذیلی ضلع کے بولَل جالا، ذیلی ضلع ،مین ضلع سے چھوٹا ہولا۔ ایگو ضلع میں کئی گو ذیلی ضلع ہو سکے لا۔ ذیلی ضلع کے اور نام سے بھی جانل جالا، جیسے کہ تعلقہ ،ذیلی تقسیم ،منڈل اور حلقے۔ شمالی ہندوستان میں ذیلی ضلع کے تحصیل کہَل جالا۔

بلیامیں تحصیل کے تعداد 6 گو باٹے۔ بلیا صدر، بیلتھرا روڈ، بانسڈیہہ ،بیریا، رسڑا اور سکندر پور۔

بلیا سے بیلتھرا تقریباً 63 کیلو میٹر کے دوری پر باٹے۔ جہاں روڈ سے دو یا تین گھنٹہ لاگے لا۔ بلیا سے بانسڈیہہ چودہ یا پندرہ کیلو میٹر دور با۔ بلیا سے بیریا تقریباً 36 کیلو میٹر دور، اور رسڑا اور سکندرپور 34،34 کیلو میٹر دوری پر با۔

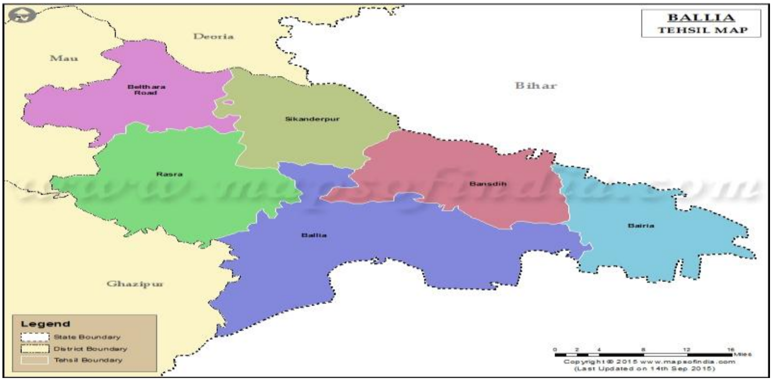

اوپر بلیا تحصیل کے تصویرہَ۔

اب ہم بلیا کے بارے میں تحصیل کے اعتبار سے ذکر کرے والا بانی۔ مطلب کی بلیا میں چھ تحصیل بات، ہر تحصیل کے بارے میں ذکر کرم جے میں سے خاص طور پر اہم لوگ ، سیاسی پارٹی، دھارمک صوفی سنت، کھان پان، خاص تہوار، کام دھام میں نوکری پیشہ ، تجارت مزدوری ، کھیتی باڑی اور دوسر بات بھی جے سے ای تحصیل دوسر تحصیل سے خاص ہو کے یا ایکر الگ پہچان بنت ہو کے۔

بلیا ایگو تاریخی ضلع ہَ۔ ای بلیا کے ایگو آپن الگ شان، مان اور پہچان با۔ اگر ایکر تاریخ اٹھا کے دیکھَل جاوٴتَ خالی پردیش نا بلکہ پورا ہندوستان پر ایکر احسان

باٹے اور آپن الگ پہچان.بنئیلے با۔بلیا کے زمین سے بڑے بڑے ودوان اور نامور شخصیت کے تعلق با۔بلیا کے ماٹی میں نرمی، پیار، اور خدّاری کے ساتھ وفاداری کوٹ کوٹ کے بھرل با۔

ایہے زمین سے جہاں بھرگو اور دَردَر مُنی کے تعلق ہندو بھائی لوگ سے با تَ ایہے جگہ سے پیر صوفی علامہ آسی اور علامہ ارشد القادری سے مسلم بھائی لوگ کے نسبت با۔ای زمین پر جہاں گنگا نہان شان اور شانتی سے مناول جالاتَ ایہے زمین کے ماٹی پر بڑا دھوم دھام سے بارہ ربیع الاول کے جلوس بھی نکلے لا۔چاہے مذہب ہو یا سیاست، دین ہو یا دھرم، اور چاہے ملک سے وفاداری کے ثبوت ایجو گے کے سپوتر کے نام میلے لا۔بلیا کے داستان بڑا حسین اور دلچسپ ہَ۔

کَہل جالا کہ جب بلیا میں لڑکی پیدا ہولے تَ لکشمی پکارل جالا مگر جب لڑکا پیدا ہوئی تَ خوش خبری دے بے والا کہے لا کہ 'بدھائی ہو نیتا ہوا ہے'۔(باغی بلیا، ص:9)

بلیا کے ماٹی میں مضبوتی با اے ہی سے ایہاں کے ویر جوان منگل پانڈے جَیسن ویر پیدا بھئیل۔بلیا کے ماٹی میں محبت با تبے تَ سے ای زمین سے علامہ آسیؒ جَیسن پیر پیدا بھئیلن، بلیا کے ماٹی میں دیس کے ساتھ وفاداری باٹے ایہے وجہ سے 1942ء میں ہی گورکا انگریز بھاگ گئیلَ سن۔بلیا تہذیب میں ، سنسکرت

میں، ثقافت میں صنعت و حرفت میں آپن الگ پہچان رکھے لا، ایہے وجہ سے بلیا پر فلم، گانا، ویب سیریز اور بہوتے شعر و شاعری بنل اور مشہور بھی بھئیل۔

آوا بلیا کے بارے میں تنی وِستار (تفصیل) سے جانل جاؤ۔ اُوپر بلیا کے بارے میں اجمالی طور پر بیان کئی لے بانی۔ اب ہم چاہتنی کی بلیا کے بارے میں ذرا تفصیل سے جانل جاؤ۔ بلیا کے پورب میں موجود بیریا تحصیل سے شروع کرت بانی۔

☆☆☆☆☆

بیریا تحصیل

بلیا ضلع میں 6 گو تحصیل با۔ ہر تحصیل میں الگ الگ گاؤں قصبہ اور دیہات بسل باٹے، اور اُو سب میں رنگ بِرنگ کے تہذیب و ثقافت پاول جالا۔ ہمار فہرست میں سب سے پہلے بیریا تحصیل باٹے جے ذکر کرے جات بانی۔ سب سے پہلے بات کرل جاؤ بیریا کے۔ تَ بیریا بلیا کے سب سے پورب میں پڑے لا، بیریا کے بعد گنگا ندی با اور گنگا کے بعد بہار کے چھپرہ ضلع پڑے لا۔ بیریا والا حصہ کے عام طور پر لوگ دوآبہ بولے لا۔

بیریا تحصیل میں لگ بھگ 164 گو گاؤں با۔ جو کہ عام طور پر گنگا کنارے بسل با۔ ای تحصیل کے اہم گاؤں میں بیریا، چَین چھپرہ، سوریمن پور، مدھوبنی، مرلی چھپرہ، دیا چھپرہ، دوبے چھپرہ، چوبے چھپرہ، سوگھر چھپرہ اور گوپال پور رامگڑھ اور رامپور دگھار آوے لا۔

بلیا شہر سے آٹو، ٹیمپو، بس، اور آپن سادھن سے بیریا جائیل جا سکے لا۔ اور ٹرین سے بھی راستہ با، چھپرہ والی ٹرین پکڑ کے سوریمن پور ریلوے اسٹیشن پر اُتر کے آسانی کے ساتھ بیریا جا سکے لا۔ بیریا بہار سے قریب اور بلیا شہر سے 36 کیلو میٹر دوری کے وجہ سے ایہاں کے سنسکرتی اور تہذیب میں ذرا سا فرق پاول جالا۔

ای علاقہ کے اکثر نوجوان پولس، سپاہی، اور فوج میں بھرتی ہو کے خاطر کوشش کرت مل جئ ہَ سن۔ ای علاقہ کے کھان پان زیادہ تر شاکاہاری ہَ، اور ایہاں کے لوگ مذہب میں ذرا روایتی پسند ہولا۔

بیریا تحصیل کے آدمی باڑا محنتی ہو لَسن، لہٰذا ادھر مزدور طبقہ کے ساتھ ساتھ تاجر لوگ بھی مل جائی۔ ایہاں کے روزی روٹی خاطر مچھلی کے شکار اور کھیتی باڑی خوب ہولا۔ گنگا کنارے بلوٹ زمین کے وجہ سے سبزی میں پرول اور تربوز ہولا، اور دوسر زمین پر مکئ اور گیہوں زیادہ تعداد میں ہولا۔ تجارت بھی ای علاقہ میں خوب ہولا۔ بلیا، بنارس، خلیل آباد، کلکتہ، اور دلّی ممبئ سے مال لیا کے خرید وفروخت ہولا۔

دوآبہ

دوآبہ کیسے نام پڑل ایکر بھی ایگو وجہ با۔ دوآبہ دو دریا گنگا اور سریو ندی کے مِیلان ہولا جے کر وجہ سے نام دوآبہ پڑل۔

بیریا تھانہ کے ٹھیک سامنے شہید اسمارک بنل با جون یاد دلا وے لا کی 1942 میں کرانتی چھڑل تَ سب سے پہلے ایہاں ہی جھنڈا فہرا ول گئیل جیکر بدلے میں انگریز سپاہی کے گولی سے 18 جوان شہید ہو گئیل لوگ، اُوہے لوگ کے یاد میں ای جگہ پر شہید دیوس مناول جالا جے کے اگست کرانتی کے نام سے بھی جانل جالا۔

دو آبہ کے وجہ سے گنگا میں مچھلی کے شکار کر کے بے چ اور خریدے کے رواج چلے لا۔ ای علاقہ میں ایگو اور کاروبار بڑا زور شور سے چلے لا، اور اُوہ بینڈ پارٹی والا تجارت، بیریا اور سونوانی میں کا ہندو اور کا مسلمان اکثر لوگ ای کاروبار سے جُڑل میلی ہن۔ بینڈ پارٹی بھی ایہاں کے لوگن کے بڑا کمائے کے ذریعہ ہَ۔

سنلے بانی کی بیریا علاقہ بڑا زرخیز علاقہ ہَ پروگرام کے معاملہ میں۔ ایسے کہ ہمار جتنا دوست باڑن جا، اُو علاقہ میں خوب میلاد، جلسہ اور جلوس میں شریک ہوت رہے لن جا۔ ایہاں کے عوام بھی بڑا سخی ہولا نعت پڑھے والا لوگ کے خوب نزرانہ اور چھوٹ دیلا اور ساتھ ساتھ عزت بھی۔ خیر عالم، مبلغ، اور نعت خوان کے عزت کرے کے چاہی ایسے بڑا ثواب ملے لا۔

اگر بیریا روڈ سے جائیل جاوَت راستے میں بہت چھوٹ بوڑ گاؤں اور چٹی چوراہا میلی۔ جیسے سے مشہور بیاسی، سورو باندھ، بسریکھا پور، ہلدی، پچرو کھیا ڈھالا، گھوڑہرا، رام گڑھ (رام گڑھ سے یاد آئیل کی رام گڑھ کے بسروپن کے ٹکری بہت مشہور ہَ، کہل جالا کہ سابق پردھان منتری چندر شیکھر جی جب ای علاقہ میں آوس تَ ای ٹکری ضرور کھات رہلن۔ ای گلاب جامن کی طرح ایک قسم کے خاص مٹھائی ہَ)

سوگھر چھپرا،ہوتے ہوئے بیریا۔اور اگر ریل کے راستے سے جا تَ،بانسڈیہہ روڈ،سہتوار،ریوتی اور پھر سوریمن پور۔سوریمن پور سے یاد آئیل کی اسٹیشن کے بغل میں ایگو مدھوبنی نام کے گاؤں باٹے،ای گاؤں میں ہم سب سے پہلے شاید کی 2005ءمیں تراویح سناوے گئیل رہنی۔مدھوبنی کے لوگ اُونٹ بھی کاروبار اور کمائے خاطر رکھے لا۔اب پتہ ناہَ کی کوئی رکھلے بایانا۔بیریا کے علاقہ میں چٹّی کے ڈھالا بولل جالا۔

ایک بار ہمار بچپن میں مہاویری جھنڈا کے تہوار کے ریلی خاطر اُوہاتھی آئیل رہے،ہاتھی پر کچھ گاؤں کے نوجوان سوار رہلسن بھیڑ بھاڑ سے پتہ ناکیسے بجلی کے تار میں کونوں سَٹ گئیل،پھر کا،ہاتھی جگہے پر گر کے مر گئیل۔جہاں ہاتھی مرل اوہیں اُوکے دفنادیہل گئیل مگر کئی مہینہ تک آس پاس کے علاقہ میں بدبو سے پریشانی بھئیل۔اُوہاتھی بیریا کے کونوں کاروباری آدمی کے رہے۔

پی این آئی سی انٹر کالج جون بیریا تحصیل کے دوبے چھپرہ میں موجود با۔بہت بڑا انٹر کالج ہَ۔جون آپن ابتدائی دن یعنی کی 1939ءسے لیکر آج تک تعلیمی خدمات انجام دیتا۔ای اسکول اُوعلاقہ کے مشہور سیٹھ کے زمین پر ان کرے نام سے چلے لا،ان کرنام سیٹھ پورنانند رہے۔اِیہی سے ایکر نام پورنانند انٹر کالج پڑل۔

سنت ہرے رام برہم چاری

دو بے چھپرہ کے بغل میں گنگا کنارے سوگھر چھپرہ چھوٹا سا گاؤں پڑے لا۔ کہل جالا کی ایہے گاؤں میں ایگو سنت کے پیدائش 1840ء میں بھئیل۔ ای آپن ماتا شکنتلہ دیوی اور پیتا رویندر ناتھ پانڈے جون باڑا دھارمک رہلن جا۔ آپن مذہبی عبادت وریاضت سے آس پاس کے گاؤں اور علاقہ میں بڑا مشہور رہلن۔

کہل جالا کہ ای جب سوگھر چھپرہ رہلن تَ ہر چھوٹا بڑا آپسی گھریلو جھگڑا اور زمین جائداد کے فیصلہ ان کرے سے ہوکے، مگر جب انگریزن تک ان کر چرچا پہونچل تَ ان کے ضلع بدر کر دیہَل گئیل۔ ضلع بدر میں سرجو پار سَرول سیسون ضلع سیوان میں پڑے لا چل گئی لن ان کر موت 1928ء میں بھئیل۔ آج بھی ان کر نام پر مندر بنل با اور ہندو دھرم کے لوگ ایہاں آ کے آستھا لگاوے لا۔

دھنوش یگیہ میلا

رانی گنج سوریمن پور میں سودھسٹ بابا اور رمضانی صوفی بابا کے یاد میں ای میلا لاگے لا۔ میلا لاگے کے اور بھی مقامی کہانی بیان کئیل جالا۔ ای میلا صدیوں سے لاگے لا۔ میلا میں جائے خاطر ریل کے ذریعے سے سوریمن پورا سٹینشن سے جا سکل جالا۔ کہل جالا کی رام جی کے ویواہ کے وقت دھنش جب ٹوٹل تَ اوہے وقت سے دھنس یگیہ میلا لاگے لا گل۔

سب سے پہلے سادھوؤں کے میلا لاگت رہے پھر بعد میں بازار کے طرح سامان اور میلا ٹھیلا، چرخی، جھولا لاگے لاگل۔ ایکے دھنوس یگیہ میلا بھی کہل جالا۔ عام طور پر ددری میلا کے بعد ای میلا لاگے لا۔ میلا کے مشہور جلیبی کے ساتھ سبزی بہت مشہور ہَ۔ ای میلا بھی پہلے جانور کے خرید فروخت والا لاگے لا بعد میں بازار سازوسامان جھولا سرکس کے میلا شروع ہولا۔

دوآبہ کے راستہ پر 82 پل (جنیشور مشرا سیتو) بڑا مشہور ہَ۔ ای پل گنگا کے اُوپر بناول گئیل با۔ ای پل یوپی اور بہار کے دوری کم کرے لا۔ تقریباً ڈھائی کیلو میٹر لمبا پل باٹے۔ ای پل بلیا کے بہار کے بکسر ضلع کے جوڑے لا۔ ای پل جے کر نام سے پڑل باٹے او ہو بیریا تحصیل کے ایگو نامور نیتا اور شخصیت رہلن نیچے ہم ان کر ذکر کر دیت بانی۔

جنیشور مشرا (1933ء–2010ء)

مشرا جی سماج وادی پارٹی سے تعلق رکھے والا سیاست دان رہلن۔ اُو ہندوستان کے پارلیمنٹ کے رکن بھی رہلن، اور راجیہ سبھا میں بھی اترپردیش کے نمائندگی کرت رہلن۔ رام منوہر لوہیا کے حوالے سے سوشلسٹ نظریہ سے وابستگی کے وجہ سے "چھوٹے لوہیا (یعنی جونیئر لوہیا)" کے نام سے جانل جات رہلن۔

مشرا جی 1933ء میں بلیا کے گاؤں "شوبھناتھا ہین" میں پیدا بھئیل رہلن۔ ای گاؤں کے مشرق کے طرف مرلی چھپرہ بلاک، اور شمال کے طرف ریوتی بلاک پڑے لا۔ بی اے اور ایم اے کئیلے رہلن اور پورنانند انٹر کالج کے اسٹوڈنٹ یونین کے صدر بھی رہلن۔ ان کر تعلیم الہ آباد یونیورسٹی سے بھی بھئیل رہل۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی سماج وادی یواجن سبھا میں شامل بھئیلن اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیااور راج نرائن سے ملاقات کئیلن۔

مشرا جی تین بار پریاگ راج (الہ آباد)لوک سبھا حلقہ کے نمائندگی کئیلن۔ سب سے پہلے 1969ء میں پریاگ راج کے پھول پور حلقہ سے اندرا گاندھی کابینہ میں ڈی مالویہ کے ہرا کے لوک سبھا کے رکن منتخب بھئیلن۔ پھر 1977ء میں وی پی سنگھ کے ہرا کے لوک سبھا ممبر بھئیلن۔ پھر 1977ء سے 80 اور 1989ء سے 91 میں بھی لوک سبھا کے رکن کے طور پر خدمات انجام دے لے رہلن۔

مشرا جی مرار جی دیسائی ،چودھری چرن سنگھ ،وی پی سنگھ ،چندر شیکھر ،ایچ ڈی دیوے گوڑا اور آئی کے گجرال کے حکومت میں آپن خدمات انجام دے لے باڑن۔ 1977ء سے مرکزی وزیر مملکت کے طور پر خدمات انجام دیہلن۔ اُوپٹر ولیم، آبی وسائل کیمیکلز اور فرٹیلائزر، توانائی، جہاز رانی اور ٹرانسپورٹ

کے ساتھ مواصلات اور ریلوے مینسٹر بھی رہل باڑن۔1990ء-91 کے دوران چندر شیکھر کے حکومت میں ریلوے کے وزیر مملکت کے طور پر کام کئیلن۔

جنیشور مشرا1996ء میں راجیہ سبھا کے ممبر منتخب بھئیلن پھر 2000ء میں اور مزید2006ء میں بھی دوبارہ ان کر انتخاب بھئیل۔

جنیشور مشر اسیتو(82 پُل)

الہ آباد کے تیج بہادر سپر و ہاسپٹل میں 22 جنوری 2010ء میں دل کے دورہ پڑلا کے وجہ سے ان کر موت ہو گئیل۔ موت کے وقت او سماج وادی پارٹی کے نائب صدر اور راجیہ سبھا کے رکن رہلن۔

ہزاری پرساد دیویدی

ہزاری پرساد دیویدی کے جنم 1907ء میں دوبے کا چھپرا میں بھئیل رہے۔ دوبے چھپرا ابلیا شہر سے تقریباً 29 کیلو میٹر دوری پر با اور بیریا سے لگ بھگ 8 کیلو میٹر۔ ہزاری پرساد کے موت 1979ء میں دلّی میں بھئیل۔ دیویدی جی کے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں بھئیل، 1920ء مین بسریکا پور اسکول سے میڈل کے امتحان میں فرسٹ ڈیویزن سے پاس کئیلن، پھر ہائی اسکول کاشی ہندو وشو ودیالیہ سے تعلیم حاصل کئیلن۔ ہائی اسکول پاس ہو کلا کے بعد ان کر شادی بھی ہو گئیل۔

ہزاری جی 1950ء میں کاشی میں ہندی کے پروفیسر کے پد پر بھرتی بھئیلن، اور 1957ء میں ان کے راسٹرپتی کے ہاتھ سے پدم بھوسن اوارڈ سے سمّانِت کئیل گئیل۔ پھر سات سال تک پنجاب یونیورسٹی چندی گڑھ میں ہندی کے پروفیسر کے پد پر کام کئیلا کے بعد دوبارہ کاشی یونیورسٹی واپسی بھئیل۔ 1973ء میں ان کے ان کر مضمون 'آلوک پرو' کے لئے ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے نوازل گئیل۔

1979ء میں اُو فالج کے شکار ہو گئیلن، ایہے سال برین ٹیومر سے ان کر دلّی میں نِدھن ہو گئیل۔

ہزاری پرساد آپن زندگی میں بہت سے کام کر کے گئیل باڑن جے میں سے ہم کچھ درج کر دیت بانی

ہندی ادب کا کردار1940ء

کبیر1942ء

ہندی ادب کا ابتدائی دور،1952ء

سہج ساجنا،1963ء

مضمون نگاری

اشوک کے پھول1948ء

کوٹج1964ء

آلوک پرو1972ء(ساہتیہ اکادمی پرسکار)

ناول

چاروچندرلیکھ1963ء

انام داس کا پوتھا1978ء

ترجمہ کاری کے کام

پراچین بھارت کی کلا

لال کنول

میرا بچپن

ہزاری پرساد ایگو کامیاب مصنف اور ہندی کے بہترین ساہتیہ کار رہلن۔ان کر مضامین ہندی ادب میں ایگو مستقل خزانہ ہَ۔ان کر مضامین اور ناول

سے نمایاں طور پر ادبی کام انسانیت کے گہرا تعریف کے عکاسی کرت با۔ ہزاری پرساد صرف آپن گاؤں یا علاقہ یا صرف بلیا خاطر قابل تعریف نا رہلن بلکہ پورا ہندوستان کے دل میں ہمیشہ موجود رہی ہن۔

جے پرکاش نارائن

جے پرکاش نارائن سری واستو کے پیدائش 1902ء میں اور موت 1979ء میں بھئیل۔ان کرا کے جے پی اور لوک نائک کے نام سے بھی جانل جالا۔عوامی لیڈر ،ہندوستانی سیاست دان، نظریہ ساز،اور آزادی کے کام کرَت رہلن۔1999ء میں ان کر موت کے بعد سماج سیوا میں بھارت رتن سے نوازل گئیل۔ایکر علاوہ ان کے 1965ء میں رامون میگ سیسے اوارڈ بھی میلل با۔

جب ان کر پیدائش بھئیل یعنی 1902ء میں اُو وقت ان کر گاؤں سیتاب دیئرَ چھپرا ضلع میں رہے مگر بار بار سیلاب کے نقصان کے وجہ سے دوسر جگہ جائے پر مجبور ہوکے پڑل جون آج کل اُو جگہ جے پرکاش نگر سے مشہور ہَ اور ای علاقہ آج کے بلیا ضلع کے بیریا تحصیل میں گنگا کنارے پر موجود با۔

ان کر ابتدائی تعلیم آپن گاؤں میں ہی بھئیل پھر ای پٹنہ گئیلن،بتاول جالا کہ نو سال کے عمر میں پڑھے خاطر گاؤں چھوڑ کے پٹنہ گئیلن اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرے خاطر بیس سال کے عمر1922ء میں امریکہ چل گئیلن ،اور اُوہاں جاکے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا میں داخلہ لی ہَلن۔امریکہ میں آپن پڑھائی کے خرچہ خاطر جے پرکاش انگور چُنائی کے کام،ڈبہ بناوے والی کمپنی میں پھل پیک کرت رہلن،برتن دھوے والا کام اور گیراج میں میکینک کے کام تک کئیلے باڑن۔ای

سب محنت مشقت والا کام آج کل کے طالب علم کے لئے سبق آموز باکی کے ترے بڑا لوگ پڑھائی خاطر کتنا محنت کئی لے باڑن جا۔

جے پر کاش کارل مارکس سے بڑا امتاژر رہلن۔ 1929ء میں امریکہ سے واپس ہندوستان آگئی لن، اور ایہے سال جواہر لال نہرو کے دعوت پر کانگریس سے جُڑ گئیلن، اور ایہاں سے ان کر سیاسی زندگی کے آغاز بھئیل، مگر ای پہلے ہی سے سیاسی کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیت رہلن، ای مولانا آزاد کے سیاسی تقریر سے بڑا متاثر رہلن۔

1942 ء میں جب مہاتما گاندھی' ہندوستان چھوڑو تحریک' کے آغاز کئیلن تۃ نارائن آپن دوسر ساتھی کے ساتھ مل کے سینٹرل جیل سے بھاگ کے ہزاری باغ میں آزادی کے تحریک شروع کئیلن۔

نارائن جی 1947ء سے 53 تک آل انڈیا ریلوے مین فیڈریشن کے پریسیڈینٹ رہلن۔ 1975ء میں جب اندرا گاندھی کے طرف سے ایمرجینسی لاگو بھئیل۔ جے پرکاش نارائن رام لیلا میدان میں ایک لاکھ انسان کے ہجوم اکٹھا کر لیہلن اور راشٹریہ کوی رام دھاری سنگھ دنکر کے نظم "سنگھاسن خالی کرو کی جنتا آتی ہے" پڑھلن۔

انوپم کھیر 2025 میں کنگنا رناوت کے ہدایت کاری میں بنل فلم ایمر جنسی میں جے پرکاش نارائن کے کردار ادا کیئلے باڑن۔

مارچ 1979ء میں ان کر موت کے غلط اعلان ہندوستانی وزیر اعظم مورار جی دیسائی کر دیلن۔ جے کر نتیجہ میں پورا ہندوستان میں سوگ کے لہر دوڑ گیئل اور پارلیمنٹ کی چھٹی، ریڈیو کے نشر واشاعت، اسکول اور دوکان سب غلط فہمی میں بند رہل۔ جب ان کے پتہ چلل تَ مسکرا دیلن۔ اوہے سال اکتوبر میں 77 سال کے عمر میں پٹنہ میں ان کر موت ہو گیئل۔ پٹنہ کے ہوائی اڈا ان کرے نام پر "جے پرکاش نارائن انٹر نیشنل ایرپورٹ" پڑل با۔

جے پرکاش نارائن اسمارک واٹیکہ

ان کر گھر کے ان کر نام سے ایگو میوزیم اور تاریخی جگہ کے طور پر اور ان کر یاد میں بناول گیئل با۔ اے میں کئی سیاسی لوگ کے نام سے گھر، پارک، اور دوسر یادگاری سامان بناول گیئل با۔ جے میں سے یوسف مہر علی مہمان خانہ، پربھاوتی لائبریری ان کر بیوی کے نام سے منسوب، اور چندر شیکھر سابق پردھان منتری کے نام پر چندر شیکھر واٹیکہ بنل با۔ ایکر علاوہ اور بھی یادگاری چیز موجود با جے سے تاریخی علوم اور جانکاری کے شوقین لوگن خاطر گھومے لائق جگہ باٹے۔

بانسڈیہہ تحصیل

بانسڈیہہ بلیاکے تحصیل ہَ،اور ای ہمار لِسٹ میں دوسرا نمبر پر با، کاہے کہ پہلا نمبر پر ہم بیریا کے ذکر کر دیلے بانی۔ای تحصیل میں 2011ء کے مردم شماری کے حساب سے تقریباً 486 گو گاؤں باٹے۔اُومے سے خاص گاؤں کے نام بانسڈیہہ، بیلہری، سونوانی، ریوتی، اپائیل ، حسین آباد سُکھ پورا، چھتونی، سہتوار اور منیر وغیرہ آوے لا۔

بانسڈیہہ تحصیل بلیا سے تقریباً 15 کیلو میٹر دوری پر باٹے۔ایہاں جائے خاطر بلیا سے بس یا آٹو یا آپن سواری سے جائیل جا سکے لا۔بانسڈیہہ ایگو بڑا مارکیٹ اور بازار والا قصبہ بھی ہَ۔ایہاں کے آس پاس کے گاؤں سے جوڑل گاؤں محلہ کے ضرورت کے سامان مل جالا۔

سہتوار سے یاد آئیل کی ہمار ددیہالی گاؤں ہَ۔ مگر ہمار والد صاحب ہجرت کر کے عمر گنج آ گئیلن پھر عمر گنج سے آپن ننیہال یعنی کی مڈھا میں۔اب ہمنی کے مستقل قیام ایہے گاؤں میں باٹے ،ای دونوں گاؤں کے تذکرہ بلیا تحصیل میں آئی۔سہتوار بڑا نامی گرامی گاؤں ہَ۔ایہاں بہت بڑا بازار اور مارکیٹ لاگے لا۔

کیدارناتھ سنگھ

ان کر پیدائش جولائی 1934ء میں اور ان کر موت مارچ 2018ء میں بھئیل۔ ای ہندی کے مشہور کوی اور ساہتیہ کار رہلن۔ بھارتیہ گیان پیٹھ کے طرف سے ان کے 2013ء میں گیان پیٹھ پرسکار میلَل۔ ہندی پرسکار پاوے والا میں ای دسواں رہلن۔

کیدارناتھ سنگھ کے پیدائش بلیا ضلع کئ چکیا گاؤں میں بھئیل۔ ان کر راجپوت خاندان سے تعلق رہے۔ ای کاشی ہندو یونیورسٹی میں 1946ء میں ہندی سے ایم اے اور 1964ء میں پی ایچ ڈی کئیلن۔

کچھ وقت ای پڈرونا کشی نگر ضلع میں ہندی کے پروفیسر رہلن، ایکر علاوہ ای جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں سینٹر فار انڈین لنگویج کے پروفیسر اور چیر پرسن کے طور پر بھی کام کئیلے باڑن۔

کیدارناتھ سنگھ کے اہم شاعری تصانیف میں 'زمین پک رہی ہے'، 'یہاں سے دیکھو' اور اُتّر کبیر شامل با۔ ان کر بڑا نثری خدمات میں 'کلپنا اور چھایہ داری' اور نیا ہندی شاعری میں 'میرے سمَیے کے شَبد' شامل باٹے۔

علامہ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ

حافظی کے نام سے مشہور، جب بھی کوئی سوال کرے کہ یہ "کس کتاب میں ملے گی ؟" آپ کے جواب ہو کے، "فلاں فلاں کتاب کے فلاں فلاں ابواب دیکھ لو" (تذکرہ علامہ عبد الرؤف بلیاوی، ص:22) سب کام پر ان کر ایگو کام بھاری با، اور او کام ہَ، فتاویٰ رضویہ کے اشاعت۔ (ایضاً، ص:22) حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے تصور الجامعہ الاشرفیہ کے عملی جامہ پہناوے والے لوگن میں ان کر کردار کلیدی حیثیت رکھے لا۔

علامہ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ بڑا علم و فن کے ماہر اور صوفی صفت انسان رہلن۔ ان کر پیدائش بانسڈیہہ تحصیل کے بھوجپور گاؤں میں 1912ء میں بھئیل۔ والد صاحب ہوڑہ میں ریلوے کے ملازم رہلن۔ ٹھوڑا عرصہ بعد ان کر والد صاحب بیوی بچہ کے ساتھ ہوڑہ چل گئیلن۔ ہوڑہ ہی میں رسمِ بسملہ بھئیل۔ ذہن اور یادشات میں بڑا تیز رہلن۔ چند دن میں قاعدہ سے عم پارہ میں پہونچ گئیلن۔ اور پھر حافظ قرآن ایہیں کر لیہلن۔ پھر درس نظامی میں داخلہ بھئیل، اور کچھ کتاب فارسی وغیرہ آپن بَڑ بھائی مولانا امین الدین سے حاصل کئیلن۔

بیس سال کے عمر میں مزید درس نظامی پڑھے خاطر امروہہ آوے کے پڑل، تین سال امروہہ میں عربی کے تعلیم حاصل کئیلن۔ پھر امروہہ سے مبارک پور تشریف لے گئیلن۔ جب حافظ ملت علیہ الرحمہ 1942ء میں ناگپور تشریف

لے گئیلن۔ تَ حضرت بھی چل گئیلن، اور اوہے حضرت کے دستار بندی جامعہ عربیہ ناگپور میں بھئیل۔ اوکر بعد حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ (متوفی 1983ء) کے بلاوا پر دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں تدریس کے لئے حاضر ہو گئیلن۔ مگر حافظ ملت جاکے حضور مفتی اعظم سے گزارش کرکے واپس اشرفیہ میں لے کے آ گئیلن۔

جب واپس آ گئیلن تَ مفتی آعظم علیہ الرحمہ کہلن کہ " مولانا عبد الرؤف کا جانا ہمارے مدرسہ کی موت کے مترادف ہے "(ایضاً، ص:26)

ان کرا کے علم دین کے ساتھ ساتھ علمِ جدید بھی معلوم رہے۔ چھ سات سال کے عمر میں ہی حضرت مفتی حامد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئیل رہلن۔ (ایضاً، ص:27) آپ کے شادی 1931ء میں بانسڈیہ میں محترمہ آمنہ بیگم سے بھئیل۔

اشرفیہ میں ان کے پڑھاوے کے ذمہ داری مل گئیل۔ کچھ عرصہ بعد حضرت نائبِ شیخ الحدیث ہو گئیلن۔ حضرت ہر علم و فن کے ماہر رہلن، جیسے کہ علم حدیث، علم تفسیر، علم اصول و بلاغت، علم فقہ، علم نجوم، علم سائنس، علم منطق و فلسفہ، علم ریاضی، علم توقیت وغیرہ۔ بتاول جالا کہ علم نجوم میں ایسن ماہر رہلن کہ برسات میں اگر باہر چرپائی لگا دیس تَ سب کے معلوم ہو جائے کہ آج بارش نا ہوئی۔ (ایضاً، ص:43)

حافظی یعنی علامہ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ کے ہر کام پر ایگو کام بھاری با اگرچہ حضرت آپن زندگی میں کوئی تصنیف و تالیف نا کئیلن مگر فتاویٰ رضویہ کے اشاعت بہت سے تصنیفات پر بھاری با۔ آج سنی اور غیر سنی کے اکثر مسئلہ ایہی سے نکالل جالا مگر ایکے منظر عام پر لے کے آوے والا ای ہے ہون۔ (ایضاً، ص:49)

حضرت کے زندگی کے تین بڑا کارنامہ شمار کئیل جا سکے لا حالانکہ ان کر خدمت کے شمار کئیل جاوت َ مکمل ایگو کتاب لکھا جائی۔ پہلا کارنامہ ان کرہَ تدریس و تعلیم کے ذریعہ بہترین اساتذہ کے منظر عام پر لی آول، دوسر کام فتاویٰ رضویہ کے قلمی نسخوں کے اشاعت، اور تیسرا جامعہ اشرفیہ کے خاکہ تیار کئیل۔ (ایضاً، ص:54)

حضرت کے انتظامی امور میں مہارتِ تامہ حاصل رہے۔ حضرت مفتی شریف الحق صاحب شارح بخاریؒ ان کر بارے میں لکھلے باڑن کہ، جب عبد الرؤف باحیات رہلن تب تک پورا انتظام حافظ ملتؒ انکرے حوالے کئیلے رہلن، اشرفیا کے دار العلوم سے جامعہ تک پہونچاوے میں ان کر اتنے ہاتھ با جتنا کی ایگو انسان کے انسان بناوے میں دماغ کے ہولا۔ (ایضاً، ص:55)

وصال

حضرت کے ایک دن پیٹ میں درد اٹھل اور اوہے درد سے جمعہ کے دن

11 بجے دن میں 1971ء میں انتقال ہو گئیل۔ رات نو دس بجے نماز جنازہ بھئیل، بتاول جالا کہ اب تک اتنا بڑا جنازا کبھی نا بھئیل رہل ہَ۔ تقریباً 28 صف ان کر جنازہ میں لاگل رہے۔ (ایضاً، ص:73)

حضرت کے شاگردن کے تعداد بہتے با جے میں سے کوئی فن تدریس کے ماہر، کوئی تبلیغ میں، کوئی تصنیف میں، کوئی مناظرہ میں، تَ کوئی فنِ تقریر میں ماہر بھئیل، چند مشہور شاگردن کے نام جے میں سے سید مدنی میاں کچھوچھوی، مولانا اعجاز احمد مصباحی (ای حضرت ہمار میتھ اور گلستاں کے استاد رہلن الحمد اللہ) مولانا صوفی نظام الدین، علامہ ضیاء المصطفیٰ، مولانا یٰسن اختر مصباحیؒ، مولانا عبد المبین نعمانی، مولانا احمد مصباحی (سابق صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور)، مولانا قمر الزمان اعظمی (صدر ورلڈ اسلامک مشن)، مولانا بدر القادریؒ، اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی وغیرہ۔ (ایضاً، ص:79)

تاثرات

حضور حافظ ملتؒ: "میں نے خدمت دین کے لئے عربی یونیورسٹی کا منصوبہ عمل لایا مگر اس کی تمام کوششوں میں ہما وقت مصروف رہنے والا مولانا عبد الرؤف بلیاوی ہی تھے، بلکہ جامعہ کا خاکہ انہی کا تیار کیا ہوا تھا"۔ (ایضاً، ص:81)

حضرت قاضی شمس الدین جعفری ؒ: "آج ہندوستان سے کتاب پڑھنے والا چلا گیا"۔(ایضاً،ص:81)

علامہ ارشد القادری بلیاوی ؒ: "علامہ عبد الرؤف صاحب علم و حکمت، فضل و تقویٰ کی ایک خاموش تصویر تھے۔حافظ ملت ؒ نے اپنی زندگی میں اپنامایہ ناز جانشین بنایا تھا"۔(ایضاً،ص:82)

مولانا یٰسین اختر مصباحی ؒ: علمائے اہل سنت کے درمیان حافظ جی علیہ الرحمہ (علامہ عبد الرؤف بلیاوی) اپنے علم فضل،زہد و تقویٰ، صبر قناعت تواضع و خاکساری میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے"۔(ایضاً،ص:84)

مولانا عبد المبین نعمانی صاحب قبلہ: آپ ایک زبر دست عالم تھے،اور علوم و فنون میں مہارت تامہ کے حامل ،بعض نادر علوم میں بھی دستگاہ کامل رکھتے تھے"۔(ایضاً،ص:85)

ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم بستوی: یوں تو دار العلوم اشرفیہ کی نہ جانے کتنے لوگوں نے زینت بخشی ہے مگر شہنشاہ درس و تدریس علامہ عبد الرؤف بلیاوی ؒ کی کچھ اور ہی بات تھی۔علوم نقلیہ کے علاوہ علوم عقلیہ میں وہ یگانہ روزگار تھے.........."۔ (ایضاً،ص:86)

اوپر ذکر کئیل گئیل تاثرات بس مثال کے طور پر مختصر انداز میں بیان کر دینی ہٰ، ورنہ تفصیل سے لکھتی تۃ کتاب بھر جائی۔ ان کر نام سے الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور میں ایگو بلڈنگ بھی منسوب باٹے۔ دار التجوید و تحفیظ علامہ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ۔

پنڈت رام دِھن اوجھا

رام دِھن کے پیدائش 1901ء میں اور موت 1931ء میں بھئیل۔ ای بھارت کے پتر کار اور سوتنترا سنانی رہلن۔ کہل جالا کی آندولن میں پہلا پتر کار کے شہادت ان کرے بھئیل۔ ای کلکتہ سے شائع ہو کے والا ہندی ہفتہ واری 'یو گانتر' کے سمپادک رہلن۔

ان کر پیدائش بلیا کے بانسڈیہہ میں بھئیل رہے۔ اور ابتدائی تعلیم ایہے بھئیل۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ان کر والد صاحب ان کر اکے کلکتہ لے کے گئیلن۔ ان کر کام کے علاقہ کلکتہ، غازی پور اور بلیا رہے۔ ان کر شہادت کے بعد آزادی کے لوگن میں جزبہ پیدا بھئیل جے کر صورت میں 1942ء کے آندولن ابھر کے آئیل۔

بچا پاٹھک

بلیا کے خان پور تحصیل بانسڈیہہ کے شیر پروانچل اور مشہور منتری رہلن۔ بچا پاٹھک راج نیتی میں 1960 ء کے دشک میں خان پور کے گاؤں کے پردھان سے شروع بھئیل۔ پھر 1967ء میں بانسڈیہہ ودھان سبھا چُناؤ لڑلن مگر کامیابی 1969ء سے شروع بھئیل۔ اور ایہی ترے 1977،1974 اور 1980ء

میں بھی کامیابی سے جیت حاصل کئیلن۔ پھر 1991، 93، اور 1996ء میں جیت کے ہٹر یک بنادیہلن۔ آج بھی ان کر بیٹا، ناتی پوتا سیاست سے جڑل باٹے۔

☆☆☆☆☆

بلیا تحصیل

بلیا تحصیل میں کل ملا کے تقریباً 787 گو گاؤں باٹے۔جے میں سے مشہور گاؤں کے نام لکھ دیت بانی، آم گھاٹ، آمڈاری، گڑوار، ساگرپالی، بھیری، بلیجی،بسنت پور، پھیپھنا،ہلدی، مڈھا،ندھریا،پرمندا پور،پریم چک عرف بھیری، عمرگنج،رتسڑ،ساگرپالی،سارایاں وغیرہ۔

بلیا تحصیل میں بہتے ایسن گاؤں باجے کر ذکر کئیل ہمارا خاطر بہت ضروری با۔سب سے پہلے بتادی کی ای تحصیل میں کچھ کچھ علاقہ اور گاؤں ایسن باکی او آپن الگے پہچان اور کوالیٹی سے جانل اور پہچانل جالا، کچھ گاؤں تَ ایسن باجونا میں مسلم کے تعداد ٹھیک ٹھاک باٹے جیسے کی بھیری، پرمنداپور، عمرگنج وغیرہ۔

بھیری کے بات کئیل جاوٗتَ، ای گاؤں بلیا شہر سے قریب کٹہل نالا سے پچھم میں بسل با۔ای گاؤں زیادہ ترخان اور شیخ لوگ کے مسکن ہَ۔اور بھی برادری مل جائی مگر بہت کم۔ای گاؤں میں آبادی بہت زیادہ اور گھنہ باٹے، سٹل سٹل گھر مل جائی۔تنگ گلی کے وجہ سے نیا آدمی اور مسافر خاطر بھول بھولیا سمجھ میں آئی۔ای گاؤں میں سنی اور دیوبندی دونوں مسلک کے مانے والا باڑن مگر سنی کے تعداد زیادہ با۔ایہاں دونوں مسلک کے مدرسہ چلے لا۔سنی مسلک کے 'مدرسہ امجدیہ فیض

الرسول 'اور دیوبندی مسلک کے مدرسہ نور العلوم۔پہلکا مدرسہ میں تَ ہم خود ہی حفظ پڑھ لے بانی اور ایہے سے دستار بندی بھی بھئیل باٹے۔

بھیری کے بغل میں سابق پردھان منتری چندر شیکھر کے نام پر ایگو کالونی بھی با۔جے کر نام ہَ، چندر شیکھر نگر۔ہم بچپن میں بھیری مدرسہ سے قرآن خوانی اور دعوت میں بہتے گئیل بانی۔بھیری گاؤں میں ہی ایگو بڑا مشہور مزار با 'آنچھی دادا کے مزار 'اب صحیح یا غلط عورت لوگ کے خوب بھیڑ لاگے لا خاص طور سے جمعرات اور جمعہ کے۔اور کونوں خاص تاریخ میں عرس بھی مناول جالا جے میں دور دراز سے بھی لوگ عقیدت سے آوے لن، قوالی وغیرہ کے بھی پروگرام ہولا۔

بھیری کے جوَن روڈ باُو خاص طور سے گیرج اور گاڑی ریپیر خاطر بڑا مشہور ہَ،ای روڈ پر اکثر بڑا بڑا کمپنی کے دو چکہ اور چار چکہ کے ایجنسی بھی مل جائی۔ریل لائن کے اُو پار بھیری با،تَ ای پار عمر گنج ہَ۔

عمر گنج بھی مسلم اکثریتی علاقہ ہَ۔ای گاؤں آپن خاص پہچان رکھے لا۔ای گاؤں میں بھی پتلی پتلی گلیاں مل جائی،ایہے گاؤں میں ہمار مدرسہ چلے لا،جون ہم 2015 میں اقرا کوچنگ کے نام سے کھُولل رہے،بعد میں 2017ء سے اعظم گڑھ رجسٹریشن کرا کے مدرسہ قائم کر دینی۔جب سے دلّی آئیل بانی حافظ سہراب کے دے دیلے بانی۔ای مدرسہ کے نام 'مدرسہ نظامیہ مدینتہ العلم (نسواں) ہَ۔اے میں خاص اسلامی بچیوں خاطر قائم کئیل گئیل باٹے۔تقریباً آج کے تاریخ میں 8

لوگ مرد عورت لے کے پڑھاوے والا استاد اور 200 سے زیادہ مقامی اور بیرونی ملا کے پڑھے والا بچہ باڑَسن۔

اگرچہ ہمار گھر ای وقت مڈھا میں باٹے مگر اے سے پہلے ہمار ایہے عمر گنج میں گھر رہے۔جب ہمار والدین (ماں باپ)سہتوار سے ہجرت کر کے ایلَن جاتَ عمر گنج ہی میں کئی سال تک زمین لے کے رہلن جا اور ہمار پیدائش ایہے کے ہَ۔جب ہم دو تین سال کے رہنی تَ مڈھا ہمار ننیہال میں زمین خریدائیل اور تب سے آج تک مڈھا میں سب کوئی رہے لا۔

بنسبت بہیری کے عمر گنج ہمار گاؤں مڈھا سے نزدیک پڑے لا۔اِیسے کی عمر گنج گڑوار روڈ پر باٹے اور ہمار گاؤں بھی گڑوار روڈ پر ہی باٹے۔ٹھیک عمر گنج کے بائیں سائڈ میں پرمندہ پور گاؤں پڑے لا۔ای گاؤں بھی مسلم اکثریت والا گاؤں ہَ۔

گڑوار روڈ پر ہی سرکاری بس اسٹینڈ باٹے جہاں سے آس پاس کے ضلع مئو،غازی پور، اعظم گڑھ، گورکھپور، بنارس کے علاوہ لکھنؤ،کان پور، اکبر پور، دہلی تک کے بس مل جئ ہَسن۔

ای ہے تحصیل میں بسنت پور پڑے لا، جے کر بغل میں "سُورَہا تال" با، اور او ہے جگہ پر جن نائک یونیورسٹی بھی بنل با۔ سورہا تال بھی گھومے خاطر بڑا مشہور ہ، نیچورل لُک دیکھے کے ملے لا۔ نمونہ خاطر او کر ایگو تصویر نیچے دے دیت بانی۔

منگل پانڈے

ہندوستان کے تحریک آزادی کے عملی طور پر شروع کرے والا اور انگریزن کے للکارے والا پہلا شخص منگل پانڈے رہلن۔ منگل پانڈے کے آپن ملک کے آزادی خاطر پہلا گولی چلاوے والن میں گنتی ہولا۔

منگل پانڈے کے پیدائش 1831ء میں بھئیل اور ان کر موت 1857ء میں بھئیل۔ منگل پانڈے 1857ء کے پہلا ہندوستانی آزادی کے لڑائی کے پیشوا

رہلن۔ای لڑائی پورا ہندوستان کے جوان اور کسان لوگ کے ساتھ مل کے لڑلے رہلن۔اے کر بعد سے ہی بر تانیہ کے حکومت ہندوستان میں شروع ہو گئیل۔

منگل پانڈے بلیا تحصیل کے " نگوا " گاؤں میں 1827ء میں (اور کہیں 1831ء بھی باٹے) پیدا بھئیلن۔ نگوا میں آج بھی ان کر آل اولاد اور رشتہ دار باڑن جا۔

22 سال کے عمر میں یعنی کے 1849ء میں وسطی ہندوستان کی فوجی کمپنی بنگال انفنٹری کے 24 رجمنٹ میں سپاہی کے حیثیت سے بھرتی بھئیلن۔1853ء میں ملازمت کے دوران ہی انگریزن سے نفرت اور آزادی کے جذبہ ان کر دل میں جاگل، اور ایہے جذبہ سے آزادی کے پہلا گولی چلئیلن۔

منگل پانڈے انگیرزن پر حملہ کئیلن، ان کر گولی سے 1857ء میں ایگو سارجنٹ زخمی ہو گئیل۔ای سب کے وجہ رہل پی 53 رائفل کے گولی۔اے سے کی ای گولی کارتوس میں استعمال ہو کے اور استعمال سے پہلے اے کے دانت سے کھیچے کے پڑے، اور اومے گائے اور سور کے چربی استعمال رہے اور اے سے ہندو اور مسلمان خاطر دقت اور پریشانی رہے۔اور منگل پانڈے ذات کے برہمن رہلن اور ای ہے منگل پانڈے کے غصہ کے وجہ بنل۔

جبل پور کے عجائب خانہ کے ریکارڈ کے مطابق منگل پانڈے کے 1857ء میں کلکتہ کے قریب بارک پور چھاونی میں 18 اپریل کے پھانسی دے دیہل

گئیل۔ ای اوہے فوجی چھاونی ہَ جہاں کچھ مہینہ پہلے ہندوستانی فوج "انگریزی ٹوپی" پہنے سے انکار کیلے رہے۔

آمر خان کیتن میہتا کے ڈائرکٹری میں بنل فلم "منگل پانڈے دی رائزنگ" میں منگل پانڈے کے کردار میں ہَ۔ ای فلم 12 اگست 2005 میں ریلیز بھئیل۔

چِتّو پانڈے (شیرِ بلیا)

چتو پانڈے بھارت کے سوتنترا سینانی رہلن۔ ان کرا کے "بلیا کے شیر" کے نام سے جانل جالا۔ پانڈے جی 1942ء میں بھارت چھوڑو آندولن میں اہم کردار ادا کئیلے رہلن۔

ان کر پیدائش بلیا تحصیل کے رٹّو چک (موجودہ گاؤں ساگرپالی) گاؤں میں 1865ء میں بھئیل رہے۔ 1942ء میں پانڈے جی راسٹریہ سرکار" کے اعلان کرکے او کر صدر بنلن۔ کچھ دن چللا کے بعد انگریز بند کرا دیلسن۔ ای سرکار بلیا میں گرفتار کانگریس کارکنان کے رہائی کراوے میں کامیابی حاصل کئیلے رہے۔ پانڈے جی خود کے گاندھی وادی مانت رہلن۔ ان کر موت 81 سال کے عمر میں 1946ء میں یعنی کی آزادی سے ایک سال پہلے بھئیل۔ بلیا میں ان کر نام پر مشہور چوراہا با جے کر نام ہَ "چِٹّو پانڈے چوراہا"

مِڈھا

بلیا تحصیل میں مڈھا پڑے لا، ای ہمار گاؤں ہَ، مڈھا بلیا سے 4 کیلو میٹر دور پچھم سائڈ گڑوار روڈ پر پڑے لا۔ ای گاؤں آبادی اور رقبہ کے حساب سے بہت وسیع اور بڑا باٹے۔ ای گاؤں میں ہندو میں سنگھ، پنڈت، دھوبی، مہتر، تورہا، چَورسیا، ٹھاکُر وغیرہ برادری کے مل جائی۔ مسلم میں زیادہ تعداد انصاری برادری کے باٹے ایکرا بعد شاہ، خان، اور ادرسی (درجی) برادری بھی کچھ مل جائی۔ مسلک کے اعتبار سے سب سنی باٹے۔

ای گاؤں میں مسلم آبادی کے الگ الگ محلہ باٹے جیسے کی پچھم محلہ، پورب محلہ، بازار اور کارخانہ (محلہ کے نام) پر، ایکر علاوہ اب نیا نیا آبادی اور نیا محلہ وغیرہ جہاں آپن گاؤں کے علاوہ باہری لوگ بھی زمین خرید کے گھر بنا رہل باٹے۔

ای گاؤں میں 3 گو مسجد باٹے، ایگو پچھم محلہ میں ایگو کارخانہ پر اور ایگو بازار میں۔ بازار والا مسجد بڑی مسجد ہَ۔ ایکر آس پاس ہفتہ میں دو بار بدھ اور سنیچر کے بازار لاگے لا، جے میں آس پاس کے تاجر کے علاوہ خریدار بھی آوے لن۔

ای گاؤں میں مسلم آبادی میں دین اور دنیا کے دونوں تعلیم برابر مل جائی، دینی تعلیم مولانا، حافظ ملا کے 8 /10 کے قریب باڑن جا، باقی دوسر فلڈ میں سرکاری، غیر سرکاری ماسٹر، انجینیر، ڈاکٹر، وکیل، پولس، فوج وغیرہ۔ معاشی اعتبار سے مسلم برادری میں تجارت، نوکری، اور مزدوری وغیرہ شامل باٹے۔ غیر مسلم

لوگ کے کھیتی باڑی بھی باٹے اور نوکری، کاروبار اور دوسر پیشہ سے جوڑل لوگ مل جائی۔

مولانا محمد ابراہیم بلیاوی چشتی قادری نقشبندی سہروردی

محمد ابراہیم بلیاوی صاحب 1887 سے 1967ء ایگو ہندوستانی سنی مسلم عالم رہلن، دارالعلوم دیوبند کے چھٹے صدر المدرسین کے طور پر خدمت انجام دے لے باڑن۔ ای تقریباً پچاس سال دیوبند مدرسہ میں حدیث، منطق، اسلامی فلاسفہ اور دوسر مضامین کے تدریس میں گزار دے لے باڑن۔

محمد ابراہیم بلیاوی 1887ء میں قاضی پورہ (جون بلیا ریلوے اسٹیشن کے پورب سائڈ میں موجود باٹے جہاں گوشت کے مارکیٹ لاگے لا) میں پیدا بھئیلن۔ ان کر خاندان پنجاب کے ضلع جھنگ سے ہجرت کر کے جونپور آ کے آباد ہو گئیل، ان کر والد صاحب عبد الرحیم دارالعلوم جون پور کے طالب علم رہلن۔

محمد ابراہیم صاحب فارسی اور عربی کے ابتدائی تعلیم جمیل الدین سے جون پور میں ہی حاصل کئی لن۔ ایکرا بعد دوسر دوسر استاد لوگ سے منطق اور علم الہیات حاصل کئی لن۔ پھر 1907ء میں ان کر داخلہ دار العلوم دیوبند میں بھئیل اور ایہے سے فارغ بھئیلن، دیوبند مدرسہ میں ان کر استاد لوگ میں محمود حسن دیوبندی اور عزیز الرحمٰن عثمانی کے نام شامل باٹے۔

فارغ کے بعد بلیاوی صاحب کے سب سے پہلے دہلی کے مدرسہ عالیہ فتح پوری میں استاد مقرر کئیل گئیل۔ اوکرا بعد او کچھ وقت مرادآباد میں بطور استاد

مقرر بھئیلن۔ پھر بعد میں یعنی کی 1331 ہجری میں دیوبند میں پڑھاوے خاطر مقرر بھئیل اور 1339 ہجری تک دیوبند میں ہی رہلن۔

1340 ہجری سے 43 ہجری کے بیچ میں مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں صدر المدرسین کے حیثیت سے خدمات انجام دیہلن۔ پھر دیوبند مدرسہ میں استاد کے حیثیت سے واپس اَیلن۔ اور 1362 ہجری میں استعفیٰ دے دیہلن۔ پھر اوہاں سے الگ الگ مدرسہ میں صدر المدرسین کے حیثیت سے خدمات انجام دیہلن۔

1366ھ میں سفارش پر مجلس شوریٰ کے منظوری پر تیسری بار دیوبند کے استاد ہو گئیلن۔ 1957ء میں حسین احمد مدنی کے وفات کے بعد ان کرا کے صدر المدرسین کے عہدہ پر فائض کئیل گئیل۔ اور آپن وفات 1967ء تک صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز رہلن۔

ای آپن شاگرد وصی اللہ فتح پوری سے تصوف میں بیعت ہو کے باقاعدہ ان کر روحانی شاگرد بن گئیلن۔ محمد ابراہیم بلیاوی صاحب کے انتقال 24 رمضان 27 دسمبر 1967ء میں دیوبند میں بھئیل، اور اوہاں ہی ان کرا کے قاسمی قبرستان میں دفناول گئیل۔

ان کر مزار پر "مرقد مبارک، امینِ علوم اکابرِ جامع معقول و منقول، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاوی، چشتی قادری نقشبندی سہروردی، صدر المدسین دارالعلوم دیوبند، متوفی مطابق 27 دسمبر 1967ء" لکھل باٹے۔

حفیظ بلیاوی

مجاہد ادب، اور اردو ادب کے بہترین شاعر حفیظ بلیاوی کے تعلق بلیا ضلع سے ہی رہے۔ ان کر پیدائش بشنی پور میں بھئیل۔

ان کر ایگو مشہور شعرہ،

ذکر کر کے میرا دوستوں میں   مت اضافہ کرو دشمنوں میں

حفیظ بلیاوی ادب کے روح رواں پروانچل کے اور بطور خاص ضلع بلیا میں ادب کے فضا قائم کرے میں ان کر جون کردار باٹے او ناقبل فراموش باٹے۔ ان کر شاعری میں ان کر فطرت کے چھاپ نظر آوے لا۔ ای معاملہ میں اور کونوں اسکول سے متاثر نئی کھن۔ نوجوان شاعرن کے حوصلہ افزائی کرل، اور ان کر پروانچل میں متعارف کراول ان کر خاص مشغلہ رہل۔ ایگو ائیسن مجاہد ادب جون آپن زندگی ادب کے نام لکھ دے لے رہلن۔ ان کر سوتل اردو خاطر اور اُٹھل اردو خاطر رہے۔ (پلکیں، ص:11)

ان کر اشعار کے مجموعہ میں سے ایگو نمونہ کے طور پر نیچے پیش کر دیت بانی۔

وہ سجی ہوئی غزل ہے وہ دھلی ہوئی جوانی۔ جو ورق ہوا نے الٹا تو بدگئی کہانی۔

نہ حفیظ کر سکو گے کبھی عشق زندگی میں۔ میرے عشق کی کہانی جو سنی میری زبانی۔

بخش کر ساری دنیا کے غم آپ نے۔   اور بھی کر دیا محترم آپ نے۔

جب سے کی ہے نگاہِ کرم آپ نے۔ روز اک حادثہ ہو رہا ہے حفیظ۔

(پلکیں، ص:161)

بلیا کے تحصیل ہی میں چیت بڑا گاؤں بھی پڑے لا جون کہ شاکاہاری گاؤں کے نام سے شہرت رکھے لا آج بھی اُو گاؤں میں بکری، مرغا، مچھلی تَ دور کے بات ہَ انڈا ابھی نا بیچا لا۔ ایہے گاؤں کے ایگو حاجی حفیظ اللہ صاحب آپن تعاون اور امداد سے مشہور و معروف بھئیل باڑن، جب جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے جلسہ میں تعاون کے اعلان بھئیل تَ ای بڑھ چڑھ کے حصہ لیہلن، آج بھی ان کر نام امداد دہندہ میں سب سے اوپر باٹے۔ دار الحدیث جیکر سائز 42 بائی 42 باٹے ان کرے امداد سے تعمیر بھئیل باٹے، ان کر علاوہ اور بھی ای گاؤں کے نام امداد دہندہ میں شامل باٹے جیسے کہ جناب حاجی محمد ظہور صاحب جن کر تعاون سے 20 بائی 30 کے کلاس بنل باٹے۔ (اشرفیہ کا ماضی اور حال، ص:44)

☆☆☆☆☆

سکندر پور تحصیل

سکندر پور بلیا کے چوتھا تحصیل (اُپ ضلع) ہ۔ ای بلیا سے تقریباً 34 کیلو میٹر اُتر کی طرف باٹے۔ سکندر پور جائے خاطر بلیا سے بائی روڈ جائیل جا سکے لا۔ سکندر پور بڑا قصبہ ہ اور ایہاں ہر ضرورت کے مارکیٹ اور بازار لاگے لا۔ سکندر پور قصبہ میں مسلم آبادی اچھا خاصا باٹے۔ ایہاں ایگو بہت بڑا مدرسہ چلے لا، مدرسہ سرکار آسی، مدرسہ حضرت آسی پیا علیہ الرحمہ سے منسوب باٹے۔ ای مدرسہ سرکار سے مانیتا پراپت ہ۔

آس پاس کے علاقہ سے لے کر دور دراز بہار تک کے لڑکا پڑھے لسن۔ مدرسہ میں شعبہ حفظ کے ساتھ خصوصی طور پر درس نظامی کے کلاس چلے لا۔ سکندر پور تحصیل میں کچھ ایسن گاؤں با جون خاص طور پر مسلم اکثریت میں شمار ہولا جے میں سے قاضی پورا، بسار کھ پور وغیرہ۔

ای تحصیل میں بڑے بڑے لوگ گزرل باڑن جا، جے میں سے ہم چند مشہور لوگ کے بارے میں بتائِب اور خاص طور پر علامہ آسی اور علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ذکر ذرا تفصیل سے کرم۔

سکندر پور آپن ایگو الگ تاریخی حیثیت رکھے لا، بیسویں صدی کے بارے میں مشہور شاعر نشور واحدی صاحب کے زبان سے سکندر پور کے بارے میں کہلے باڑن، "سلاطین شرقی کے دورِ حکومت میں سکندر پور شرقی اسلامی فنون لطیفہ، علم و

ادب، فلسفہ و دینیات، اور تاریخ و منطق کا اہم مرکز تھا۔ پھر آگے مزید لکھلے باڑن "میرے آبائی وطن شیخ پور میں کھنڈرات، خانقاہوں کی محرابوں اور مسجدوں کے کتبوں اور گنجِ شہیداں کے علاوہ کچھ باقی نہ تھا، لیکن ہر گھر میں عربی فارسی کا بول بالا تھا"۔ (نشور واحدی حیات وشاعری، ص:12)

علامہ آسی علیہ الرحمہ

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر۔ کرم کرے وہ نشان قدم تو پتھر پر
اخیر وقت ہے آسیؔ چلو مدینے کو۔ نثار ہو کے مرو تربت پیمبر پر

ای نعت ہم بچپن میں بہت سنی۔ ای نعت آسی پیا کے لکھل ہَ۔ آپن وقت کے بہت بڑا صوفی اور شاعر اور خانقاہ رشیدیہ کے خلیفہ رہلن۔

ان کر نام محمد عبد العلیم رہے۔ انکر تخلص "آسی" ہَ۔ ان کر پیدائش بلیا ضلع کے تحصیل سکندر پور میں بھئیل رہے۔ مگر ان کر وفات ضلع غازیپور میں بھئیل، اور ایہاں ان کر مزار بنل باٹے، ان کر چاہے والا آج بھی ان کر مزار پر جا کے عقیدت کے پھول چڑھاوے لا۔

فانی گورکھپوری ان کر دُور کے رشتہ دار میں آوے لن۔ آسی علیہ الرحمہ کے خاندان علمی اور روحانی عظمت سے بڑا مشہور و معروف ہَ۔ ان کر والد صاحب شیخ قنبر حسین آپن وقت کے کامل بزرگ رہلن۔ علامہ آسی کے پدری نسب نامہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک جالا۔ آپ پدری اور مادری نسب کے اعتبار سے صدیقی اور فاروقی ہوَن۔

عبدالعلیم آسی کے پیدائش 1250ھ (1834ء)میں سکندر پور میں بھئیل۔ حضرت آسی آپن ماں باپ کے اکلوتا اولاد رہلن۔ ابھی دس ماہ کے رہلن کی ان کر ماں کے انتقال ہو گئیل، تَ نانی صاحبہ ضلع آرا ان کر پرورش خاطر لے کے چل گئیلن، اور آرا میں میں 11 سال تک تعلیم و تربیت بھئیل۔ بارہ سال کے عمر میں سکندر پور ائیلن تَ خانقاہ رشیدیہ کے سجادہ نشین غلام معین الدین رشیدیؒ مرید ہو گئیلن، پھر ان کرے ساتھ مزید علم حاصل کرے خاطر جون پور چل گئیلن۔

آپ جون پور میں الگ الگ اساتذہ سے علوم فنوم حاصل کئیلن جے میں سے عربی فارسی، علم طب، شعر و شاعری اور علم معرفت وغیرہ۔ حضرت کے استاد میں نانا مفتی احسان علیؒ، غلام معین الدین رشیدیؒ، مولانا عبد العلیم فرنگی محلہ، مفتی محمد یوسف، حکیم محمد سید جعفر حسین کاشف لکھنؤ وغیرہ کے نام آوے لا۔

علامہ آسیؒ کے شادی غازی پور کے محلہ نورالدین پورہ میں منشی راحت علی کے بڑی بیٹی بی بی علیمن سے بھئیل۔ ان سے تین صاحب زادی میں سے دو گو کے تَ بچپن میں ہی انتقال ہو گئیل۔

علامہ آسیؒ کے پیر و مرشد غلام معین الدین رشیدی خالی پیر نا رہلن بلکہ آپن اولاد کی طرح مانت رہلن، اور آپن "اولاد باطنی" کہت رہلن۔ اور بعد میں ان کرا کے اجازت و خلافت سے نوازدیلن۔ خلافت کے بعد علامہ آسیؒ خانقاہ رشیدیہ کے سجادہ نشین بھئیلن اور رشد وہدایت کے سلسلہ جاری رکھلن اور رشیدی سلسلہ کے خانقاہی پیغام دور دور تک پھیلا دیہلن۔

آسی آپن دور کے صوف شاعر اور بڑا غزل گو رہلن۔ پہلے ای آپن تخلص میں "عاصی" لگاوت رہلن، مگر بعد میں "آسی" لگاوے لگن۔ آپ شاعری میں ناسخ لکھنوی اور غلام امام اعظم الہ آبادی کے شاگرد رہلن۔ آسی کے شعر وشاعری میں کافی مہارت رہے۔ ان کر کلام اور شاعری میں جذبات ، عشق، پاکیزگی، سوزو گداز، اور ہر شعر میں طہارت موجود ملی۔

آسی پیاؒ کے شاعری کے بھی شاگرد بھئیلن جے میں سے شمشاد لکھنوی، حکیم فرید الدین احمد فرید، مولانا ایمن سکندر پوری کے نام بہتے مشہور ہَ۔

آسی علیہ الرحمہ کے اکثر زمانہ غازی پور میں گزر گئیل اے ہی سے اب آسی غازی پو ری سے منسوب کئیل جالا، ای آپن ساری زندگی غازی پور میں گزار کے علم وفضل، رشد وہدایت، شعر وادب کے خدمت کئیلن۔

آسی پیاؒ کے انتقال غازیپور میں ہی 2 جماد الاول 1335ھ (1917ء) میں تقریباً پچاسی سال کے عمر ہو گئیل۔ آج بھی محلہ نور الدین پورہ ضلع غازی پور میں آستانہ موجود باجہاں ہر خاص عام ہندو مسلم بغیر بھید بھاؤ کے مزار پر حاضری دے لا۔

آسی پیا شعر و شاعری میں بہت کام کئیلے باڑن جے میں سے غزل، اشعار، کلام اور دوہا پر سیکڑوں کام کئیلے باڑن اومے سے کچھ مثال کے طور پر نیچے لکھ دیت بانی

غزل

وہ کیا ہے ترا جس میں جلوا نہیں ہے۔ نہ دیکھے تجھے کوئی اندھا نہیں ہے۔
مری حسرتیں اس قدر بڑھ گئ ہیں۔ کہ اب تیرے کوچے میں رستا نہیں ہے۔

شعر

آرزو یہ ہے تمہارا آنچل آنکھوں سے لگے۔ کچھ سمجھتے ہو کہ ہم روتے ہوئے آتے ہیں کیوں

کلام

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر۔ کرم کرے وہ نشان قدم تو پتھر پر
اخیر وقت ہے آسیؔ چلو مدینے کو۔ نثار ہو کے مرو تربت پیمبر پر

دوہا

کاجر دوں تو کرکرائے سرمہ دیا نہ جائے

جن نینن ماں پیہ بسے دوجا کون سمائے

ہم تم سوامی ایک ہے کہن سنن کو دوئے

من کو من سے تولیے دو من کبھی نہ ہوئے

بھج پھرکت تورے ملن کو سرون سنن کو بین

من مالا توہی نام کا جپت رہت دن رین

علامہ عبد العلیم معروف آسی پیا علیہ الرحمہ بلیا کے سرزمین پر پیدا بھئیلن اور آپن کام سے چودھویں صدی ہجری کے ممتاز صوفی شاعر اور خانقاہ رشیدیہ جون پور کے سجادہ نشین ہو کے اخلاقی کردار، اسلامی تعلیمات اور روحانی تربیت کے ذریعے سے ملک اور بیرون ملک میں کام کئیلن جے کروجہ سے آج بھی ان کر نام ادب سے لی ہل جالا۔ (صوفی نامہ، ریختہ)

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

قائد اہل سنت، رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بلیا نہیں بلکہ ملک اور بیرون ملک کے مایہ ناز شخصیت رہلن۔ ان کر ذات گرامی سے صرف سنیت

نہیں، صرف اسلام نہیں، صرف بلیا نہیں بلکہ پورا ہندوستان کے فائدہ پہونچل باٹے۔ اگر صرف ان کر بارے میں لکھے لاگی تَ ای کتاب میں اور کچھ لکھے کے جگہ ہی نا بچی مگر ہم بہت ہی اختصار میں ان کر حیات زندگی سے لے کر ان کر تبلیغی، تصنیفی اور تحریکی خدمات درج کر دیت بانی۔

بلیا تحصیل میں سکندر پور سے 8 کیلو میٹر اور بلیا سے 19 کیلو میٹر کے دوری پر ایگو سید پورہ نام کے گاؤں میں شاہ عبد الطیف کے گھر میں ان کر 15 مارچ 1925ء میں پیدائش بھئیل۔ ان کر والد صاحب آپن پیر و مرشد کے جذبہ محبت میں چونکہ ای خانقاہ رشیدیہ سے منسلک رہلن ایہی سے آپن لڑکا کے نام "غلام رشید" رکھ دیلن۔ (علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:6 سے 8)

اشرفیہ کے رجسٹر میں غلام رشید ہی درج باٹے مگر قلمی نام "ارشد القادری" پڑ گئیل۔ (علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:8)

قائد اہل سنت یعنی کے علامہ ارشد القادری کے گھرانہ نہایت دین دار اور تصوفانہ کے ساتھ پڑھل لکھل رہل۔ ان کر والد صاحب سلسلہ رشیدیہ میں حضرت آسی علیہ الرحمہ سے مرید رہلن۔ (ارشد کی کہانی ارشد کی زبانی، ص:9)

علامہ ارشد القادریؒ کے ابتدائی تعلیم سیدہ پور میں ہی بھئیل، پھر کچھ تعلیم جیسے کی گلستاں بوستاں وغیرہ کلکتہ میں بھئیل مگر پھر واپس آ گئیلن۔ (علامہ

ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:11) پھر بعد میں آپن چچا کے ساتھ دھنباد آ گئیلن۔ جب حضرت کے امی جان کے انتقال بھئیل تَ ای آپن والد صاحب کے ساتھ کتاب کے تجارت میں لاگ گئیلن۔ (علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:12)

کوئی ان سے کہہ دیہلس کہ "میاں صرف کتاب بیچو گے کہ پڑھو گے بھی" ای بات حضرت کے دل پر لاگ گئیل اور پھر کا والد صاحب سے بغیر بتائے الہ آباد نکل گئیلن۔ اوہاں ان کر نام شعبہ حفظ میں لکھا گئیل، اوہے دوران بریلی کے بڑا شہرت شروع بھئیل تَ آپن بھائی کے ساتھ بریلی جائے کے فیصلہ کر لیہلن۔ (علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:12)

حضرت منظر اسلام میں جون اووقت میں ای مدرسہ آپن تعلیمی سرگرمی خاطر بڑا مشہور رہے۔ مگر ایگو دقت ای رہے کی ای مدرسہ مقامی طلبہ خاطر رہے باہر کے طلبہ خاطر رہے اور کھائے کے انتظام نا رہے اور حضرت گھر سے اتنا مضبوط نا رہلن کے رہے اور کھائے کے خرچ منگوا لیس لہذا خود سے ہی انتظام کئیلن۔ پاس کے مسجد میں ہی امامت کے منسب پر ان کرا کے جگہ مل گئیل اور ان کر ای پریشانی یعنی کھائے اور رہے والا پریشانی دور ہو گئیل۔ (علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، ص:13)

پھر جب اوہاں سے تعلیم حاصل کر لیہلن تَ اب حضور حافظ ملتؒ کے بارگاہ میں مبارک پور آ گئیلن۔(ایضاً، ص:14)اور الجامعہ الاشرفیہ کے دور دور تک شہرت ہو کھلا کے وجہ سے بریلی سے مبارک پور آ گئیلن حضرت آپن زبان سے کہے لن کہ "دوسرے ادارہ میں علماء پیدا ہوتے ہیں اور اشرفیہ میں ادارہ چلانے والے پیدا ہوتے ہیں"(ایضاً، ص:14)

اشرفیہ میں رئیس القلمؒ آٹھ سال تک طالب علمی کے زندگی گزر لن۔اور ساتھ ساتھ تقریر وغیرہ بھی یاد کر کے آس پاس کے علاقہ میں جا کے خطاب کرس۔(ایضاً، ص:15)آٹھ سال کے بعد ان کر 1944ء میں علمائے کرام کے ہاتھوں سے دستار فضیلت سے نوازل گئیل۔(ایضاً، ص:16)

مدرسہ شمس العلوم ناگپور میں فراغت کے بعد تشریف لے گئیلن اور وہاں صدر المدرسین کے حیثیت سے فائز بھئیلن اور بڑا ہی پابندی کے ساتھ درسگاہی کام انجام دیس،ایجو گے ای مدرسہ شبینہ شروع کئیلن جے میں اولڑکا کے انتظام رہے جے دن بھر کام کرے اور رات میں آکے کلاس کرے اوہے شبینہ مدرسہ میں سے لائق شاگرد فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ رہلن۔(ایضاً، ص:18)

مدرسہ فیض العلوم جمشید پور حضور حافظ ملت کے حکم سے ناگپور کے مدرسہ سے استعفیٰ دے کر آ گئیلن،ایسے کی ایہاں کونوں سنی کے مدرسہ نا رہل۔رات دن کے محنت کے بعد ایگو اللہ کے نیک بندہ سے ملاقات اور بات چیت کے بعد ان کر دالان میں 1952ء میں مدرسہ فیض العلوم کے قیام ہو گئیل اور پھر بعد میں مدرسہ کے آگے بڑھاوے خاطر ٹاٹا اسٹیل کمپنی کے ذریعہ زمین مل گئیل آج بھی او مدرسہ آپن آن بان شان سے تعلیم سے دل و دماغ کے رشنی بخشَ تا۔حضرت کے ای پہلا مدرسہ ہَ جے کے ای آپن محنت سے قائم کئیلَن۔(ایضاً،ص:21)

ادارہ شرعیہ پٹنہ حضرت کے فکری تنظیمی اور تربیتی صلاحیتوں کے عظیم شاہ کارہَ۔(ایضاً،ص:24)

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء عصر حاضر کے علمی اور فنی تقاضہ سے ہم آہنگ کرے خاطر ای جامعہ کے بنیاد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قریب ذاکر نگر میں رکھ دیہل گئیل۔(ایضاً،ص:28)

ورلڈ اسلامک مشن کے قیام1972ء میں برصغیر کے علمائے کرام مل کے مدینہ منورہ میں بیٹھ کے ایگو ایسن تنظیم کے ضرورت محسوس کئیلن جاجیکر دائرہ ہندوپاک کے علاوہ دنیا کے دوردراز بسل مسلمان کے دین سے جوڑے خاطر ای

مشن کے بنیاد رکھل گئیل۔ای تنظیم میں علامہ ارشد القادریؒ جنرل سیکریٹری اور شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ کے صدر بناول گئیل۔(ایضاً، ص:30)

ای تنظیم 1975ء میں تبلیغی سفر پر روانہ بھئیل اور امریکہ،افریقہ اور یورپ کے دورہ کئیلس۔اور پھر مکہ مدینہ حج و زیارت کے بعد جدہ، نیروبی، امریکا، کینیڈا، جرمنی، اسپین، تیونس، لیبیا، مصر اور ترکی تک سفر مکمل بھئیل اور ای سفر میں تقریباً ایک لاکھ میل سے زیادہ سفر اور چھ سو سے زیادہ تقریر بھئیل۔(ایضاً، ص:30)

اگر ہم رئیس القلمؒ کے تحریکی، تبلیغی، تنظیمی اور تصنیفی کام کے تفصیلی ذکر کرم تۃ بہت دور اور مقصد سے بٹھک جائیم ایہی سے ہم نیچے نہایت اختصار کے ساتھ صرف کام اور او کام کے نام اور مقصد لکھ دیت بانی باقی جے کے تفصیل سے جانے کے ہوئی او کتاب کے طرف رخ کرلی۔

اسلامک مشنری کالج انگلینڈ کے بریڈ فورڈ کے چرچ پیسہ اکٹھا کر کے خرید لیہل گئیل اور اسلامک مشنری کالج کے بنیاد ڈال دیہل گئیل۔ای آج بھی ایکر پر شکوہ عمارت دور سے لوگن کے دعوت نظارہ دے لا۔(ایضاً، ص:33)

جامعہ مدینتہ الاسلام ہالینڈ۔ای مدرسہ شروع میں کرایہ پر رہے اور او میں شعبہ حفظ و قرات کے باقاعدہ آغاز بھی ہو گئیل۔اور 1988ء میں ای مدرسہ میں جلسہ دستار بندی کے پروگرام منعقد کئیل گئیل جے کر اثر عرصہ تک ہالیڈ کے علاوہ پورا یورپ میں ایکر چرچا رہل۔(ایضا، ص:34)

پھر ایک بار ہم عرض کر دیت بانی کے اگر ان کر کام کے فہرست کے تفصیل بیان کرے لاگی تَ ای کتاب چھوٹ پڑ جائی۔ لہذا ان کر کام کے ایگو فرست بنا دیت بانی تا کہ آسانی سے سمجھ میں آ جائی۔

مدارس کے قیام

علامہ ارشد القادری آپن زندگی میں چھوٹا بڑا تقریباً 17 گو مدرسہ کے قیام کئیلے باڑن جے میں سے کچھ تَ اوپر ذکر کر دے لے بانی کچھ نیچے لکھ دیت بانی۔

1- دارالعلوم ضیاء العلوم، ہوڑہ

2- دارالعلوم مخدومیہ، گوہاٹی

3- مدرسہ مدینتہ العلوم، بنگلور

4- اسلامی مرکز، رانچی

5- جامعہ غوثیہ رضویہ، سہارن پور

6- دارالعلوم رشیدیہ رضویہ، سیدپورہ بلیا

7- دارالعلوم علیمیہ، ساؤتھ امریکہ

مساجد کے قیام

قائد اہل سنت مدارس کے علاوہ مساجد کے بھی بہت قیام اور بنیاد ڈال دے لے باڑن آپن زندگی میں تقریباً الگ الگ جگہ پر 8 تک مساجد کے قیام کئیلے باڑن جے میں سے چند مسجد کے ذکر ہم نیچے کر دیت بانی۔

1- فیض العلوم مکہ مسجد، جمشید پور

2-نورانی مسجد، جمشید پور

3- قادری مسجد، بہار شریف

4-مسجد مفتاح العلوم، راور کیلا

5-مسجد اہل سنت، کوڈرما

تحریک اور تنظیم کے قیام

مساجد و مدارس کے علاوہ رئیس القلمؒ نے بہت سارا تنظیم اور تحریک کے بنیاد ملک اور بیرون ملک میں ڈال دیلے باڑن
جے کر ہم نیچے اختصار کے ساتھ ذکر کر دیہل مناسب سمجھت بانی۔

1-سورینام مسلم پولیٹیکل کاؤنسل سرینام، ساؤتھ امریکا

2-الانصار ٹرسٹ، بنارس

3- مسلم متحدہ محاذ، رائے پور

4-شرعی بورڈ، مبارک پور

مذکورہ بال کام کے علاوہ علامہ صاحب نے چھوٹا بڑا اسیکڑوں جلسہ اور کانفرنس کے اہتمام کر دے لے باڑن جے میں سے مشہور و معروف کانفرنس کے دو چار نام ذکر کر دیت بانی۔

کشمیر کانفرنس29 نومبر 1965ء، کل ہند سنی کانفرنس،6 دسمبر 1992ء، صوبائی سنی کانفرنس بہار، جشن افتتاح مدینتہ الاسلام ہالینڈ، عرب و ہند

رابطہ کانفرنس، حجاز کانفرنس لندن، کل ہند سنی ٹرسٹ کانفرنس دہلی وغیرہ۔(ایضاً، ص49)

حضرت ان سب کے علاوہ ایگو بہترین مناظر اہل سنت بھی رہلن اور ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ملک میں بھی بے شمار مناظرہ کئی لے باڑن کچھ مناظرہ کے ذکر ہم نیچے کر دیت بانی تا کی اندازہ لاگ جاؤ کہ ایگو بلیا کے آدمی میں کتنا خوبی بھر ل رہے۔

پہلا مناظرہ جمشید پور میں، دوسرا کٹک اڑیسہ، تیسرا چھپرہ، چوتھا مہاراشٹر، پانچوا راجستھان، چھٹا دھنباد اور ساتواں مناظرہ اڑیسہ میں۔(ایضاً، ص:54)

ان سب کے باوجود حضرت رئیس القلم میں شعر و شاعری اور نعت وغیرہ بھی بڑا شوق سے سے لکھت رہلن۔ای فن کے بارے میں زیادہ نا لکھم بس اتنا بتا دیت بانی کی ان کر آج بھی ایگو نعت پاک ہند و پاک میں بہت سنے میں آوے لا او نات کے ہم ایگو دو گو اشعار نیچے مثال کے طور پر لکھ دیت بانی۔

بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں والمکے سرکار آجایئے

سامنے جلوہ گر پیکرِ نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو

کر کے تبدیل اک دن لباسِ بشر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

اوپر ذکر جون کام کے کئی لے بانی او کر علاوہ بھی حضرت میں بہتے خوبی رہل جے کر ای مختصر کتاب میں تفصیل سے بیان کے گنجائش بالکل نئ کھے۔ مگر ایگو دو گو اور کام کے تذکرہ کئیل بہت ضروری سمجھ میں آو تا۔اور اوے سے ایگو کام تصنیف کے کام ہَ جے میں حضرت بہت ماہر رہلن ایہے وجہ سے حضرت کے رئیس القلم کہل جالا۔نیچے ہم انکر کچھ تصنیفی کام کے تذخرہ کر دیت بانی۔

زلزلہ،زیروزبر، تبلیغی جماعت،جماعت اسلامی،انوار احمدی،رسالت محمدی کا عقلی ثبوت،سرکار کا جسم بے سایہ،محمد رسول اللہ قرآن میں،دل کی مراد،جلوہ حق،شریعت،لالہ زار،دعوت انصاف،شریعت،نقش کربلا اور ایکر علاوہ اور بھی کتاب لکھلے باڑن جے کر ذکر سے بات بہت طویل ہو جائی۔(ایضاً،ص:62)

انتقال پر ملال

حضرت قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ 77 سال کے عمر پا کے کئی بار بیمار اور شفا پاکے جب اللہ رب العزت کے بلاوہ آگئیل تَ 29 اپریل 2002ء کے شام کے وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئیلن۔ہوائی جہاز سے رانچی اور پھر اوہاں سے جمشید پور لے کے آول گئیل۔ایک مئی کے محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کے امامتی میں نماز جنازہ بھئیل۔ان کر جنازہ میں اتنا بھیڑ رہے کہ خالی سر نظر آوے۔حضرت کے مزار آج بھی مدرسہ فیض العلوم میں موجود با اور ہر عام خاص حاضری دیلا اور نذرانہ عقیدت پیش کرے لا۔(ایضاً،ص:64)

آج پوری دنیامیں دعوت اسلامی کے نام اور کام محتاج تعرف نئ کھے مگر اکثر لوگ نئ کھے جانت کی ای جماعت کے بنیاد اور ایکر اصول وضوابط علامہ ارشد القادری کے ہی بناول ہَ۔ ایکر مختصر واقعہ اے ترے بیان کئیل جالا کہ حضرت کے کراچی کے ایگو تاریخی سفر بھئیل اومے حضرت اووقت کے خاص علماء کے اکٹھا کر کے بجے میں سے حضرت احمد شاہ نورانی، علامہ عبد المصطفیٰ ازہری، علامہ احمد سعید کاظمی، مولانا شفیع اوکاڑوی اور علامہ ارشد القادری۔ سب لوگ کے موجودگی میں حضرت نے دعوت اسلامی کے پورا منصوبہ پیش کئیلن۔ اور علامہ احمد سعید کاظمی صاحب کھڑا ہوکے اعلان کئیلن کی ہم اوکر تبلیغی نصاب تیار کر دیم۔ ای واقعہ 1981ء کے ہَ۔ (ایضاً، ص:68)

ذیل میں علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے مزار کے تصویر۔

نشور واحدی

نشور واحدی آپن زمانہ کے بہترین شاعر، غزل گو، درجنوں کتاب کے مصنف اردو عربی اور فارسی کے عالم، حکیم اور صوفی مزاج انسان رہلن۔ نشور واحدی کے بہت کم آدمی جانے لا کی ان کر تعلق بلیا سے رہل۔

نشور واحدی کے آبائی وطن بلیا ضلع کے سکندر پور میں ہ۔ سکندر پور میں ایگو شیخ پور یا شیخ پھول کے نام سے ایگو گاؤں باٹے جہاں ان کر 15 اپریل 1912ء میں پیدائش بھئیل۔ان کر سلسلہ نسب پیر نصیر الدین چراغ دہلی سے ہوتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہونچے لا۔(نشور واحدی حیات اور شاعری، ص:11) آپن پیدائش کے بارے میں ایک بار ریڈیو انٹرویو میں ذکر کئی لے رہلن "..........حالانکہ میں پورب کے بھوج پوری علاقے یعنی، بلیا ضلع کے ایک گاؤں شیخ پور کا رہنے والا تھا لیکن خود کو اردو زبان کا ماہر سمجھتا تھا"۔(ایضاً، ص:162)

نشور صاحب کے گھر زہد تقویٰ اور خدا ترس والا رہل۔ ان کر خاندان کے چار سو سال سے شاہانِ جون پور کے جاری کئیل وضیفہ ملت رہل جے سے اندازا لاگ سکے لا کی ان کر خاندان کتنا علمی اور ادبی خدمات انجام دے لے باٹے۔(ایضاً، ص:11)

نشور صاحب کے اصلی نام حفیظ الرحمٰن اور واحدی آبائی نسبت رہے تخلص نشور رہے۔خود آپن تخلص کے بارے میں بتئیلے باڑن کی جب ہم ایک بار قرآن کے تلاوت کرت رہنی تۃ لفظ "نشور" آئیل تۃ ہم آپن تخلص نشور واحدی رکھ لینی۔(ایضاً، ص:157)

نشور صاحب کے والد کے نام جمیل احمد یکتا اور والدہ کے نام محب النساء رہل۔ نشور صاحب تین بھائی اور تین بہن میں سب سے بڑا رہلن۔ان کر والد صاحب بڑا اخلاق مند اور آن بان کے انسان رہلن، ان کر امُی بھی بڑا نیک عبادت گزار اور خدا ترس خاتون رہلن۔ نشور صاحب کے والد صاحب کے انتقال 90 سال اور امّی کے 70 سال کے عمر میں بھئیل۔(ایضاً، ص:13)

نشور صاحب کے ابتدائی تعلیم دیوریا میں بھئیل۔پھر الہ آباد میں حدیث ،الہیات، تجوید اور فارسی زبان کے تعلیم حاصل کئیلن۔ نشور صاحب 18 سال کے عمر میں کان پور آ گئیلن۔اور ایہاں بھی آپن تعلیمی سلسلہ جاری رکھلن۔ان کر اساتذہ میں مولانا عمر بلیاوی کے بھی نام باٹے۔(ایضاً، ص:14)

نشور صاحب منشی کے پہلا امتحان 1924ء میں 1926ء میں کامل کے امتحان میں پاس بھئیلن۔1931ء میں اردو اعلیٰ قابلیت کے امتحان اور 1934ء میں

طب کے سند حاصل کئی لن۔ انگریزی کے بھی انکے شوق رہے اور ای شوق پورا کرے خاطر 1945ء میں ہائی اسکول بھی پاس کئی لن۔ (ایضاً، ص:14)

نشور صاحب کے شادی 1935ء میں دیوریا کے ایک باعزت گھر میں بیوی مومنہ چشتی جو مشہور خان بہادر محمد حامد چشتی کے بیٹی رہلن، بھئیل۔ ان کرا سے دو بیٹا نیاز واحدی اور امتیاز واحدی اور دو بیٹی ثروت اور عشرت بھئیلن جا۔ (ایضاً، ص:15)

18 سال پر جب کان پور ائیلَن تَ ایہے شہر کے آپن دوسر کا وطن بنا لے لن۔ اور پھر ایہاں آپن روز گار خاطر درس و تدریس میں لاگ گئیلن۔ الگ الگ اسکول اور مدرسہ میں استاد کے حیثیت سے آپن کام انجام دے کے 1947ء میں حلیم مسلم انٹر کالج میں مقرر بھئیلن اور 29 سال تک ای ہے کالج میں آپن پورا زندگی جڑل رہ گئیلن اور آخر کار 1976ء میں ان کر انتقال ہو گئیل۔ (ایضاً، ص:14)

نشور صاحب شاعری کے معاملے میں کوئی سے اصلاح نئے کھے لے لن۔ ایسے کے انکر والد صاحب خود شاعر رہلن۔ ای ہے وجہ سے گھر کے پورا ماحول شاعرانہ رہے۔ ایہے ماحول سے نشور 13 سال کے عمر سے شاعری کہے لگلن۔ ان کر مطالعہ میں گہرائی رہے جے کر وجہ سے ان کر سب سے پہلا تصنیف

مثنوی "صہبائے ہند" ہَ۔جو 1939ء میں شائع بھئیل۔ای کتاب کے بارے میں اُو خود بتئی لے باڑن کہ "ای مثنوی کے آغاز 20 سال کے عمر میں شروع بھئیل اور 27 سال کے عمر میں مکمل بھئیل۔(ایضاً، ص:15)

'صہبائے ہند' سے نشور صاحب کے بڑا شہورت اور نام بھئیل۔اور ادبی حلقہ میں ای کتاب کے قدرو منزلت کے نگاہ سے دیکھل گئیل۔سید سلیمان ندوی، مولانا عبد الماجد دریابادی، مولانا ابو الحسن علی ندوی جیسن لوگ ای کتاب کے پسند کئی لے با۔(ایضاً، ص:16)

نشور واحدی صاحب آپن زندگی میں درجنوں کتاب کے مصنف رہلن جے میں سے ان کر مشہور کتاب میں سے، صہبائے ہند 1939ء، شور نشور 1942ء، آتش و نم 1946ء، فروغ جام 1959ء، سواد منزل 1968ء، گلفشانی گفتار 1977ء، سلکِ شبنم 1978ء، پھولوں کی انجمن 1998ء، جواہر پارے 1953ء، تاریخ فلسفہ خودی 1979ء ہندوستان میں فلسفلہ خودی کا ارتقاء 1993ء، دانش آخر الزماں، دوسری بار 2009ء، عزم محکم 1999ء۔ای سب کتاب کے علاوہ اور بھی ان کر تصانیف موجود باٹے جے کر ذکر طوالت سے خالی نا ہوئی۔(نشور واحدی شخصیت، تصویر اور شاعری، ص:4)

نشور صاحب کے زمانہ کے شعر ا میں جگر مراد آبادی، فیض احمد فیض، رگھو پتی سہائے فراق گورکھ پوری، اسرار الحق مجاز، غلام ربانی تاباں، معین احسن جذبی، اور مسعود اختر جمال وغیرہ رہہلن جا۔ مگر ای جگر مراد آبادی سے کافی حد تک متاثر رہلن۔(نشور واحدی حیات اور شاعری، ص:19)

نشور صاحب کے اکثر طبیعت خراب رہت رہے۔ دمہ کے مریض رہلن۔ زندگی کے آخری سال میں بیماری بڑا شدت سے بڑھ گئیل، جے کرا وجہ سے ان کر کمزوری میں اضافہ ہوکے لاگل، اور آخر کار 4 جنوری 1983ء کے انتقال ہو گئی لن۔ ان کر مزار خلیل اللہ قبرستان کان پور میں باٹے۔(ایضاً، ص:21)

☆☆☆☆☆

رسڑا تحصیل

رسڑا تحصیل بلیا کے پانچوا تحصیل اور بہت بڑا قصبہ ہَ۔ ای بلیا سے تقریباً 34 کیلو میٹر پچھم کے طرف پڑے لا۔ ایہاں جائے خاطر بس اور ٹرین دونوں طرح سے جائیل جا سکے لا۔ رسڑا تحصیل بلیا کے بڑا مشہور نام ہَ۔ ہم اکثر بلیا سے دور کونو دوسر شہر میں جانی اور کوئی سے پوچھے لا کی " آپ کا گھر کہاں ہے؟، تَ ہم اگر بولم کی بلیا تَ اودھر سے جواب آئی کی۔ رسڑا والا بلیا؟، تَ ہم بولم کی ہاں رسڑا والا بلیا"۔

امر کانت

امر کانت بلیا کے ایگو مشہور کہانی کار اور ناول نگار رہلن۔ ای بیسوی صدی کے مشہور مصنف رہلن۔

امر کانت کے جنم بھگمل پور گاوں جو کی نگرا میں پڑے لا ایک جولائی 1925ء میں بھئیل۔ الہ آباد یونیورسٹی سے بی اے کئیلن۔ اوکرا بعد ای ادبی دنیا میں قدم رکھلن۔ بلیا میں تعلیم کے دوران ان کر ملاقات آزادی پسند لوگن سے بھئیل۔ 1942ء میں ای خود تحریک آزادی میں حصہ لیہلن۔

امر کانت آپن شروعاتی زمانہ میں ترتم میں غزل اور لوک گیت بھی گاوت رہلن۔ ان کر ادبی زندگی کے شروعات بطور صحافت سے بھئیل۔ ای بہتے اخبار اور رسائل میں ادارت کے کام انجام دے لے باڑن۔ بہترین کہانی لکھے کے باوجود عرصہ تک پسماندہ رہلن۔ کہانی کار کے طور پر ان کر شہرت کے شروعات 1955ء میں ان کر کہانی "ڈپٹی کلکٹر" سے بھئیل۔

امر کانت کے بارے رونڈر کالیا لکھلے باڑن "امر کانت بہت شرمیلا انسان ہے، اپنے حقوق مانگنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔ اس کی ابتدائی کتابیں اس کے دوستوں نے شائع کی تھیں۔ ایک بار بے روزگاری کے دنوں میں، اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی؛ اس کی بیوی بستر مرگ پر تھی۔ ایسے مشکل حالات میں صرف ایک پبلشر سے ہی امید کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنے دوست پبلیشر سے رائلٹی کے طور پر چند روپے مانگے، لیکن اسے دوٹوک جواب ملا: میرے پاس پیسے نہیں ہیں"۔ ای جواب کے بعد بھی امر کانت نہایت صبر کے ساتھ واپس آ گئیلن۔ اور بے سہارا انسان جتنا مصیبت برداشت کر سکے لا کئیلن۔

1954ء میں ان کے دل کے بیماری ہو گئیل۔ ہر ممکن کوشش کئیلن کہ ذہنی تناؤ سے محفوظ رہی۔ ان کر فروری 2014ء میں الہ آباد میں موت ہو گئیل۔ ای آپن زندگی میں تصنیفی کام بہت کئیلے باڑن جے میں ان کر تصنیف میں سے، "انہیں ہتھیاروں سے"، میری پریہ کہانیاں، اور سوکھا پتہ مشہور ہے۔

رسڑا آپن بناؤ سنگار اور صفائی ستھرائی میں بھی مشہور ہے۔ رسڑا میں مسلم آبادی کم با۔ بنسبت سکندر پور اور رتسڑ قصبہ کے۔

منظور عالم قریشی

منظور عالم قریشی 1917ء میں رسڑا میں پیدا بھئیلن۔ ان کر والد کے

نام بشیر احمد رہے۔ان کر مسلم میں عراقی برادری سے تعلق رہے۔ان کر اعلیٰ تعلیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بھئیل۔ای بی اے 1936ء میں اور ایم اے 1938ء میں پاس کئیلن۔

منظور عالم 1941ء میں سول سروس کے امتحان پاس کئی لن،اور اوہے سال اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے طور خدمات انجام دیہلن۔پھر 1942 سے 1950ء تک اوپوڑی گڑھوال کے ڈسٹرک مجسٹریٹ رہلن۔

جب 1947ء میں ملک دو حصہ میں تقسیم بھئیل تَ بہت آدمی بھارت چھوڑ کے پاکستان میں چل گئیل مگر منظور عالم اوچند قوم پرست میں سے رہلن جون پاکستان کے مقابلے میں ہندوستان میں رہل پسند کئیلن۔ان کر ای کام سے ہندوستان میں حقیقی جمہوریت کے جیت کے طور پر نوٹ کئیل گئیل۔

مختلف عہدہ پر خدمات دیت رہلن پھر 1957ء1964ء تک میرٹھ کے ڈویزنل کمشنر کے عہدہ پر رہلن۔اور امن و امان کے انتظام میں بخوبی کام انجام دیہلن۔پھر 1964ء سے او اتر پر دیش میں زرعی پیداوار اور دیہی ترقی کے سیکریٹری بھی بھئیلن۔ان سب کے علاوہ ایگر انڈسٹریل کارپوریشن میں چیئر مین،زرعی انتظامیہ کے ماہرین کمیٹی کے رکن،پھر 1979ء سے حکومت ہند کے تحت محکمہ زراعت کے خدمات،ڈاکٹر رام منوہر لوہیا یونیورسٹی کے وائس چانسلر،اور

سعودی عرب میں ہندوستانی سفیر کے طور پر بھی او آپن خدمات انجام دے لے بارٹن۔ منظور عالم قریشی کے انتقال 13 فروری 2000ء میں 82 سال کے عمر ہو گئیل۔

☆☆☆☆☆

بیلتھرا روڈ تحصیل

.بیلتھرا روڈ بلیا کے چھٹہ اور آخری تحصیل ہَ۔ ای بلیا ضلع سے سب سے آخر پچھم اور تقریباً 52 کیلو میٹر کے دوری پر باٹے۔ ایہاں جائے خاطر بائی روڈ بلیا سے بس اور دوسر سواری سے جا سکے لا۔ بیلتھرا روڈ ریلوے اسٹیشن بھی باٹے مگر بلیا سے کونوں ڈائریکٹ ریل نئ کھے۔ ریل سے جائے خاطر بلیا سے اندارا جنکشن پھر اوہاں سے بیلتھرا کے ٹرین پکڑے کے پڑی۔ بیلتھرا تحصیل میں دو گو بلوک باٹے ایگو نگرا اور دوسر سیئر۔ ای تحصیل میں تقریباً 150 گاؤں باٹے۔

چندر شیکھر (سابق پردھان منتری)

.بیلتھرا تحصیل میں ابراہیم پٹی نگرا سے آگے پڑے لا۔ اور ای بلیا سے تقریباً 40 یا 45 کیلو میٹر کے دوری پر موجود باٹے۔ ایہے گاؤں میں پرو پردھان منتری کے پیدائش بھئیل رہے۔ ای علاقہ بلیا سے پچھم حصہ میں پڑے لا رسڑا اور بیلتھرا روڈ کے آس پاس پڑے لا۔

سابق پردھان منتری کے پیدائش ابراہیم پٹی گاؤں میں ایگو کسان کے گھر میں 1927ء میں بھئیل۔ ان کر ابتدائی تعلیم بھیم پورا میں رام کرن انٹر کالج میں ،اور ایم کے ڈگری الہ آباد وشوودیالیہ سے بھئیل۔ ان کے تعلیمی سیاست میں

"فائر برانڈ" کے نام سے جانل جات رہلن۔ تعلیمی زندگی کے بعد سے ای مکمل سیاست سے جڑ گئیلن۔

1962ء سے 1977ء تک او بھارت کے اعلیٰ سدن کے راجیہ سبھا کے ممبر رہلن۔ 1977ء میں جب جنتا پارٹی کے حکومت بنل تَ وزارتی عہدہ کے بجائے قومی صدر کے عہدہ قبول کئیلن۔ 1997ء میں ای پہلی بار بلیا کے لوک سبھا کے ممبر پارلیمنٹ ہو گئین۔

1983ء میں ہندوستان کے دورہ

ہندوستان کے بہتر طریقہ سے سمجھے خاتر چندر شیکھر 1983ء میں کنیا کماری سے پیدل مارچ شروع کئیلن اور تقریباً 4260 کیلو میٹر چھ مہینہ میں سفر مکمل کئیلن۔ ای سفر کنیا کماری سے نئی دہلی تک رہے۔ ای وجہ سے ان کرا کے "ینگ ترک" کہل جالا۔ ای یاترا سے اندرا گاندھی کے سیاسی زندگی میں پریشانی بھئیل رہے۔

چندر شیکھر دیس کے مختلف حصہ میں بھارت یاترا کیندروں کے بنیاد رکھلن۔ اور گاؤں اور دیہی علاقہ کے ترقی خاطر توجہ کئی لن اور ای کام کرے خاطر ہریانہ کے گڑ گاؤں کے علاقہ میں بھارت یاترا ٹرسٹ کے بنیاد 1983ء میں چھ سو ایکڑ زمین پر کئی لن۔

چندر شیکھر سات مہینہ تک ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دِیہَلن۔ای ہندوستان کے آٹھواں پردھان منتری رہلن۔اور 6 مارچ 1991ء کے استعفیٰ دے دے لن۔او قومی انتخابات تک وزیر اعظم رہلن۔چندر شیکھر آپن پارلیمانی تقریر خاطر بہت مشہور رہلن،1995ء میں ان کے 'آؤٹ اسٹینڈنگ پارلیمینٹرین اوارڈ مِلل رہے۔

چندر شیکھر 1997ء سے بلیا علاقہ سے آٹھ بار لوک سبھا کے الیکشن جیتل رہلن۔ ای سماج وادی جنتا پارٹی کے بھی قیادت کئیلے باڑن۔

چندر شیکھر کے کینسر ہو گئل رہے ایکر علاج خاطر ان کرا کے دہلی کے اسپتال میں بھرتی کراول گئیل مگر 8 جولائی 2007ء میں دلّی کے اسپتال میں ہی موت ہو گئیل۔

ان کر نام سے بلیا میں بہت کچھ یاد گار کے طور پر بنل باٹے جیسے کی جن نائک چندر شیکھر وشوودیالیہ،چندر شیکھر نگر کالونی،اور ابراہیم پٹی گاؤں کے گیٹ 'چندر شیکھر دوار' بنل باٹے۔

چندر شیکھر جی کے لڑکا نیرج شیکھر بھی آج سیاست میں باڑن۔ای بی جے پی پارٹی سے بلیا کے ایم پی ہون۔

☆☆☆☆☆

بلیا کے اور بھی ایسن ایسن لوگ گزرل باڑن جا اگر سب کوئی کے ذکر تفصیل سے کئیل جاؤت ای کتاب بہت ضخیم ہو جائی۔ ہم نیچے اور لوگ کے اختصار کے ساتھ ذکر کرے جات بانی جن لوگن کے تذکرہ اوپر نئ کھی کئ لے، اور جن کر تحصیل کے بارے میں پتہ نا چل سکل۔

گنیش پرساد

ان کر پیدائش 1876ء میں بھئیل۔ ای بھارت کے بہت بڑا ریاضی دان رہلن۔ اور "بنارس میتھمٹکس سوسائٹی" کے بانی رہلن۔ ان کے ہندی سے بھی بہت لگاؤ رہے۔

ان کر ابتدائی تعلیم میں اور اعلیٰ تعلیم الہ آباد میں بھئیل۔ 1898ء میں الہ آباد سے ہی ڈی ایس سی کے ڈگری حاصل کئیلن۔ اوکرا بعد ای فیلوشپ کے ذریعے ریاضی پڑھے انگلینڈ اور جرمنی تک گئیلن۔

1904ء میں ہندوستان ایلن تَ دس سال تک متحدہ صوبوں میں ریاضی کے پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیہلن۔ اوکرا بعد 1914ء سے 18 تک کلکتہ یونیورسٹی میں پروفیسر رہلن۔ پھر 1918ء سے 1923ء تک بنارس ہندو یونیورسٹی میں پروفیسر بھئیلن۔ پھر 23 کے بعد کلکتہ میں پروفیسر کے خدمات انجام دے بے چل گئیلن۔

ای آپن زندگی میں 52 مقالہ اور 11 کتاب لکھلے باڑن۔ ان میں سے ان کر مقالہ "On the Constitution of Matter and Analytical Theories of Heat" بہت مشہور ہَ۔

9 مارچ 1935ء میں جب او آگرا یونیورسٹی کے میٹنگ میں رہلن تَ برین ہیمرج سے ان کر موت ہو گئیل۔

اوپی شرما (جادوگری کے دنیا کے بادشاہ)

بچپن میں جب پتا چلے کی دَدری میلا میں اوپی شرما جادوگر آوت باتَ میلا میں او کر جادو دیکھے خاطر بڑا بھیڑ لاگے۔ آج جب ہم بلیا کے اوپر کتاب لکھت بانی تَ پتا چلل کی ان کر تعلق بھی بلیا سے ہی رہل۔

اوپی شرما پورا نام اوم پرکاش شرما کے پیدائش برٹش حکومت میں 1942ء میں بلیا ضلع میں بھئیل مگر پرورش کان پور میں ہو کل۔

شرما سات سال کے عمر سے جادو کے کام میں دلچسپی لے بے لگلن۔ اور بعد میکنک انجینیرنگ کے ڈگری حاصل کئیلن۔ 2018ء تک اوپی شرما ہندوستان میں تقریباً 39 ہزار سے زیادہ جادو شو کر دے لے رہلن۔ ان کر کام میں ان کر بیٹا کے بھی مدد حاصل رہے۔ آج اوپی شرما کے بیٹا ان کر کام سمبھالت باڑن جن کر نام ستیہ پرکاش شرما جے کے سماج میں "اوپی شرما جونئیر" کے نام سے شہرت باٹے۔

اوپی شرماکے موت کان پور کے ایگو نجی اسپتال میں 2022ء میں ہو گئیل۔

ابو الفضل عبد الحفیظ بلیاوی

ان کر بھی تعلق بلیا سے رہل ہ۔ ان کر بارے میں نیٹ وغیرہ پر بہت کھوجنی مگر کچھ نا ملل۔ کچھ ان کر لکھ گئیل لُغت پر ان کر تاثرات موجود با او ہے ہم بیان کر دیت بانی۔ ای دار العلوم دیوبند کے استاد رہلن۔ اور کئی سال کے محنت سے ای لغت لکھلن، ایگو عربی سے اردو جے کر نام مصباح الغات ہ، اور دوسر اردو سے عربی ڈکشنری نام سے باٹے۔

ای بریلی کے مدرسہ مصباح العلوم میں تدریسی کام انجام دے لے باڑن۔ چونکہ ای کام مدرسہ مصباح العلوم میں ہی شروع کئی لے رہلن اے ہی سے ای کتاب کے نام مصباح الغات رکھل گئیل۔ (مصباح الغات، ص:3)

ای لُغت یعنی کی مصباح الغات 1056 صفحہ پر مشتمل ایگو بہت بڑا ضخیم لُغت کے کتاب ہ۔ اور اردو عربی ڈکشنری 497 صفحات پر مشتمل لُغت باٹے۔ ای لُغت اردو عربی تہدیہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کے نام سے بھی کئی لے باڑن جن کر ذکر ہم بلیا تحصیل میں کر دے لے بانی۔

لُغت میں پیش لفظ سید ابو الحسن علی ندوی کے باٹے۔ کتاب کے پیش لفظ میں بلیاوی کے بارے میں تعریف و توصیف بیان کئی لے باڑن کہ "مولانا عبد الحفیظ

صاحب استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، طلبہ عربی، معلمین انشاء و ترجمہ کے شکریہ و اعتراف کے مستحق ہیں کہ انہیوں نے مدارس و مترجمین کی ایک اہم ضرورت کی طرف توجہ کی اور بڑی محنت، تلاش و جستجو اور دیدہ ریزی کے ساتھ یہ معجم مرتب کیا"۔(اردو عربی ڈکشنری، ص:5)

سُریہ کمار پانڈے(ہندی شاعر اور مصنف)

سریہ کمار پانڈے ایگو ہندوستانی مزاح نگار، شاعر، مصنف اور طنز نگار ہون۔ ای ہندی ادب کے متعدد اصناف میں کام کئیلے باڑن۔ جے میں سے طنزیہ اور بال کویتا(بچن کے شاعری)شامل باٹے۔

پانڈے جی کے الگ زبان اور تحریری انداز کے وجہ سے ہاسیہ کوی (مزاحیہ شاعر)کے طور پر جانل جالا۔ ہندوستان کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر ہندی شاعری سمیلن میں مزاحیہ شاعری کے طور پر پہچان باٹے۔

کمار پانڈے کے 10 اکتوبر 1954ء کے بلیا ضلع میں پیدائش بھئیل۔ 1967ء میں لکھنؤ منتقل ہو گئیلن۔ لکھنؤ جائے سے پہلے ان کر پرائمری تعلیم بلیا میں ہی ہو کل با۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے ماسٹر ڈگری حاصل کئیلن۔ ماسٹر کے بعد اتر پردیش حکومت کے محکمہ صحت میں کئی اہم عہدہ پر فائز رہلن۔ دسمبر 2015ء میں او آپن سرکاری عہدہ سے رٹائر بھئیلن۔

کمار جی چھوٹے عمر سے شاعری اور تصنیفی کام میں لاگل باڑن۔ ان کر کام ادبی رسائل اور درسی کتاب میں نمایا طور پر دیکھل جا سکے لا۔ جے میں سے ساہتیہ، ہندی ساہتیہ، دینی ساہتیہ، مزاحیہ شاعری طنزیہ مضامین اور گیت کے ساتھ کویتا (بچوں کی نظمیں) شامل باٹے۔

پانڈے جی ہندوستان کے بہت ٹیوی چینل پر آپن پروگرام کئیلے باڑن، جے میں سے اے بی پی نیوز، سب ٹیوی، ڈیڈی بھارتی وغیرہ۔ ایکر علاوہ ہندی ادب کے 25 سے زیادہ کتاب لیکھلے باڑن جے میں سے چند کے ذکر کر دیت بانی۔ چکنے گھڑے، واہ واہ، روکاوٹ کے لیے کھید ہے، گیت منجری، میری پیاری بال کویتائیں وغیرہ۔ سُریہ کمار پانڈے کے ملک اور بیرون ملک میں درجنوں طرح کے اوارڈ ملل باٹے۔

ربندر ناتھ اپادھیائے

ربندر ناتھ ایگو ہندوستانی سماجی کارکن اور (TAGS) تمولپور آنچلک گرامدان سنگھا کے بانی رہلن جون آسام کے دیہی علاقہ کے سماج کے ترقی کے خاطر غیر سرکاری تنظیم رہے۔ 2003ء میں ان کرا کے جمنا رام بجاج ایوارڈ ملل رہے۔ سماجی خدمات میں ان کے 2000ء میں ہندوستان کے سرکار پدم شری اعزاز سے نوازل گئیل۔

اپادھیائے 1923ء میں بلیا کے سرایاں، اجیار گھاٹ میں پیدا بھئیلن۔ کالج کے پڑھائی ان بنارس یونیورسٹی سے بھئیل۔ 1962ء میں جب بھارت اور چین

کے بیچ جنگ شروع بھئیل تَ ای آسام کے سرحد پر چل گئیلن اور ایہاں شانتی سینک کے طور پر کام کئیلن۔

آسام اور اروناچل پردیس میں کر بچوں کے قیام، کم لاگت کے صفائی ستھرائی، بائیو گیس پلانٹ اور پینے خاطر صاف پانی کے سہولت میں ان کر شراکت رہے اور بڑھ چڑھ کے حصہ داری بھی لے لن۔

جب مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان کے مہاجرین تمول پور میں آباد ہو کے والا تمام پناہ گزینوں کے بے دخل کرے کے اعلان کئی لس تَ ای پر امن طریقہ سے احتجاج کئیلن جے کر نتیجہ میں سرکار کے آپن فیصلہ واپس لے بے پر مجبور ہو کے پڑل۔

ربندر جی آپن سماجی خدمات اور عوام کے فلاح و بہبود خاطر جیل میں بھی گئیل باڑن۔ ان کر موت 12 اپریل 2010ء میں گوہاٹی میں 87 سال کے عمر میں ہو گئیل۔

غلام رسول بلیاوی

غلام رسول بلیاوی آج کے تاریخ میں ایگو چرچت حیثیت باڑن، سب سے پہلے خطابت کے دنیا میں قدم رکھ لن، پھر دھیرے دھیرے ان کر شہرت بھئیل اور اوکرا بعد ان کر دل چسپی سیاست میں ہو کے لاگل، اور آج پٹنہ میں بڑا نیتا کے روپ میں آپن پہچان بنا لے باڑن۔

غلام رسول بلیاوی کے پیدائش سیمری گاؤں میں حاجی صغیر احمد کے گھرے 21 مئی 1969ء میں بھئیل ان کرامی کے نام حجن اجمیری خاتون ہَ۔ ان کر خاندان آج بھی سیمری میں رہے لا۔ بلیاوی صاحب 2023ء سے جنتا دل کے قومی جنرل سیکریٹری کے طور پر آپن خدمات انجام دیت باڑن۔

او 2025ء سے بہار ریاستی اقلیتی کمیشن کے چیئر مین ہون۔ بلیاوی 2014ء سے 16ء تک جنتا دل کے نمائندگی کرتے ہوئے بہار سے راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر خدمات انجام دے لے باڑن۔ ایکر علاوہ 2016ء سے 2023ء تک جنتا دل کے نامزد امیدوار کے طور پر بہار قانون ساز کونسل کے ممبر کے حیثیت سے بھی خدمات انجام دے لے باڑن۔ مزید او غیر سرکاری سنی بریلوی تنظیم "قومی اتحاد مورچہ" کے بھی بانی ہون۔

بلیاوی صاحب آپن زور دار تقریر کے وجہ سے مسلم اور غیر مسلم دنیا میں شہرت رکھے لن۔ ان کر تقریر میں مذہبی، سیاسی، تبلیغی، بھائی چارہ اور اخلاقیات پر مبنی پہلو نمایا طور پر دیکھل جا سکے لا۔

بلیا کے نامور اور مشہور ڈگری کالج

جن نائک چندر شیکھر یونیورسٹی (JNCU)، سورہا تال بسنت پور بلیا۔

شری مرلی منوہر ٹاؤن ڈگری کالج، سول لائن بلیا

ستیش چندرا کالج، قاضی پورا بلیا

کسان پی جی کالج، رتسڑ بلیا

دوارکا پرساد سنہا مہیلا مہاودیالیہ

بلیا کے مشہور انٹر کالج

بانسڈیہ انٹر کالج

اسلامیہ انٹر کالج

گلاب دیوی گرلس انٹر کالج

پورنانند انٹر کالج، دوبے چھپرہ

بلیا کے مشہور مدارس جہاں حفظ و قرات کے ساتھ درس نظامی کے بھی تعلیم موجود باٹے

مدرسہ سرکار آسی، سکندر پور بلیا

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم، دھنوتی

مدرسہ نور العلوم معین الاسلام، رتسڑ

مدرسہ منیئر

مدرسہ معینیہ رشیدیہ بھونڑاڈیہہ، بلیا

بلیا کے مشہور مسلم عبادت گھر (مسجد)

ویسے تہ بلیا کے ہر گاؤں، قصبہ، محلہ اور تحصیل میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مسجد مل جائی۔ مگر اگر خاص مسجد کے بات کئیل جاوٗتہ ہر مسجد آپن جگہ پر ایگو خاص مسجد کہے کے حقدار باٹے۔

بلیا کے مشہور ہندو عبادت گھر

بھر گو مندر، ای بلیا کے سب سے اہم مندر ہَ، جے کر دوسر نام بھر گو آشرم کے نام سے بھی جانل جالا۔

بابا بالیشور ناتھ مندر، ای ایگو بہت پرانا شیو مندر ہَ۔

ہنومان گڑھی مندر، تقریباً سو سال پران اور مشہور مندر ہَ۔

بلیا کے کچھ خاص مزارات جہاں ہندو مسلم عقیدت کے ساتھ حاضری لگاوے لا۔

آنچھی دادا کے مزار، بہیری عید گاہ ریلوے لائن بلیا۔

مداری پیر کے مزار، چیت بڑا گاؤں ریلوے اسٹیشن کے بغل میں۔ جہاں ہر سال عرس ہولا جے میں ہندو مسلم کافی تعداد میں پہونچے لن۔

بابا چپ شاہ وارثی (داد کے چھپرا کے مزار) ای ایگو مشہور بلیا کے اخار گاؤں کے دادا کے چھپرا نام کے جگہ پر لاگے لا، جہاں ہندو مسلم بھائی چارا کے منفرد مثال ہَ۔

☆☆☆☆☆

خلاصہ کلام

بلیا ایگو تاریخی ضلع ہَ جے کر مٹی میں نرمی، محبت، بھائی چارہ کے ساتھ دیس بھکتی کوٹ کوٹ کے بھرل باٹے، مزید ایکر علاوہ ایہاں کے مٹی سے بڑے بڑے شاعر، مصنف، مبلغ، صوفی سنت، کلاکار، محب وطن (دیس بھکت)، اور بڑے بڑے نیتا پیدا بھئیل باڑن۔ بلیا آپن کھان پان کے وجہ سے بھی آپن الگ شناخت اور پہچان رکھے لا۔

اوپر جوَن لوگن کے ہم تذکرہ کئی لے بانی اُو بس ایگو تمہیدی کلام اور مختصر تعارف ہَ، ورنہ اگر ہم تفصیل سے ہر اہم شخصیت کے تذکرہ کرتی تَ ای کتاب اور بھی زیادہ ضخیم (موٹ) ہو جائیت۔ بلیا کے باغی بلیا بھی کہل جالا جوَن بتاوے لا کی سب سے پہلے 1942ء میں ملک کے پہلا آزاد ضلع قرار دیہل گئیل ہے۔ ایہے بلیاہَ جہاں گنگا اور اور سریو ندی کے سنگم باٹے۔ اور سب سے اہم بات ای کی ایکر مخصوص بھوج پوری ثقافت ایکے دوسر ضلع سے ممتاز کرے لا۔

باغی بلیا کے وجہ :19 اگست 1942ء میں بلیا کے بہادر اور دیس پریمی (محب وطن) لوگ مل کے انگریزن کے بھگا کے بلیا کے آزادی دلا دیہلن جا جے میں سے اہم کردار چِتّو پانڈے کے رہل ایہے وجہ سے بلیا کے "باغی بلیا" بھی کہل جالا۔

کرانتی کاری کے زمین ؛منگل پانڈے 1857ء کے کرانتی کاری کے پہلا شہید کے پیدائش بھی بلیاکے سر زمین پر ہی بھئیل رہے

شناخت؛ بلیا کے لوگ آپن دلیری اور باغیانہ رویئے کے لئے جانل جالا،جے سے ای ضلع دوسر ضلع سے منفرد سمجھل جالا۔ایکر علاوہ سرہا تال جون انسان کے توجہ کے مرکزتَ ہَ ساتھ ساتھ دیسی اور پردیسی پرندن کے پناہ گاہ بھی جیکَر وجہ سے ای جگہ اہم مقامات میں سے ایک ہَ۔

بلیاکے سر زمین سے نکل کے ملک اور باہری ملک میں جاکے ایہاں کے آدمی بڑابڑاکام کرکے ناصرف بلیابلکہ ملک کے بھی نام روشن کئیلے باٹے۔ہر فلڈاور ہر میدان میں بلیا کے لوگ مل جائی جے میں سے خاص صوفی سنت ، مصنف،شاعر،غزل گو،ہندی کے ساہتیہ کار، مبلغ اسلام،کلاکار،فلم کلاکار،بھوج پوری سنگر،بڑے بڑے پروفیسر،اعلیٰ اور اونچا طبقہ کے نیتا لوگ کے ساتھ سماج سیوی اور دوسر لوگ بھی۔ہمار اگلا کتاب خاص علمائے بلیا پر آوے والا باٹے،او کتاب میں ہم تفصیل سے بلیاکے علماء کے دینی وعلمی خدمات پیش کرم۔کتاب کے موضوع رہی،"علمائے بلیاکی دینی وعلمی خدمات"۔اللہ رب العزت کے کرم ہوئی اور آپ سب کے دعاشامل رہی تَ ایہوکام ہوہی جائی،انشاءاللہ۔

بلیا کے نیتا نگر بھی کہل جالا ایکر وجہ ای ہَ کی ایہاں بڑے بڑے نیتا پیدا بھئیل باڑن جا، چندر شیکھر سابق پردھان منتری کے بلیا سے ہی تعلق رہے، غلام رسول بلیاوی کے ایہاں ہی سے تعلق ہَ۔ جے پرکاش نرائن کے تعلق بھی بلیا سے ہی رہل، محمد ضیاء الدین رضوی کے تعلق بھی بلیا سے ہی باٹے۔ اور موجودہ اتر پردیش کے مسلم وقف اور حج کمیٹی کے وزیر دانش آزاد انصاری باڑن جن کر تعلق بھی بلیا سے ہی باٹے۔ ای نام بس مثال کے طور پر دیہل گئیل با ورنہ بلیا کے خون اور رگ رگ میں نیتا گیری بہے لا۔ ایگو کہاوت بہت مشہور ہَ کہ "بلیا میں اگر لڑکی پیدا ہوئی تَ کہل جالا کی لچھمی بھئیل بیا مگر جب لڑکا پیدا ہولا تَ خوش خبری دے بے والا کہے لا کہ خوش ہو جا نیتا پیدا بھئیل باٹے"۔ (باغی بلیا، ص:9)

☆☆☆☆☆

کتابیات

1 ڈاکٹر کرشن دیو اُپادھیائے ایم اے پی ایچ ڈی، بھوجپور اور اس کا ساہتیہ، راج کمل پرکاشن دہلی، 1957ء۔

2 اخلاق احمد قادری، تاریخ عالم، سٹی بک پوائنٹ کراچی، سن ندارد۔

3 علی ناصر زیدی، پروفیسر پاکستان ملٹری اکیڈمی، معلومات کا انسائیکلوپیڈیا، مکتبہ جدید لاہور، 1960ء۔

4 محمد سلیم ادروی، ضلع بلیا کی مشاہیر شخصیات، وکی محبوب لوک داستان، ویب پیج، سن ندارد۔

5 ستیہ ویاس، باغی بلیا (ناول)، ہندیوگم میوروہار دہلی، 2919ء۔

6 مولانا قمر الحسن بستوی مصباحی، تذکرہ علامہ عبد الرؤف بلیاوی، المجمع الاسلامی محمد آباد گوہنہ، 1993ء۔

7 حفیظ بلیاوی، پلکیں، یونیورسل آفسیٹ، نئی دہلی، 1986ء۔

8 صوفی نامہ، ریختہ، https://sufinama.org/poets/aasi-ghazipuri/profile?lang=ur)

9 ڈاکٹر غلام زرقانی، علامہ ارشد القادری اور دعوت اسلامی، مکتبہ جام نور، دہلی، 2011ء۔

10 خوشتر نورانی، ارشد کی کہانی ارشد کی زبانی، مکتبہ جام نور، مٹیہ محل جامعہ مسجد، دہلی، 2007ء۔

11 اُماچکبست، نشور واحدی حیات اور شاعری، نامی پریس لکھنؤ، 1988ء۔

12 نیاز واحدی، نشور واحدی شخصیت تصور اور شاعری (ہندی زبان)، نظیر باغ کان پور، 2003ء۔

13 ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح الغات، مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد، دہلی۔

14 ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی، اردو عربی ڈکشنری، نامی پریس لکھنؤ، 1954ء۔

15 Ballia.nic.in، بلیا ویب پیج۔

16 ڈاکٹر فضل امام، بھوج پوری ادب کا تعارف، اسرار کریمی پریس، الہ آباد، 1947ء۔

17 علامہ بدر القادری، اشرفیہ کا ماضی اور حال، شعبہ نشریات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ، 1975ء۔

18 تورات مقدس، کتاب پیدائش، اردو ترجمہ۔

19 قرآن: سورہ بقرہ آیت:30، سورہ اعراف آیت:54، سورہ بقرہ آیت:29۔

20 مولانا عبد المصطفیٰ محمد مجاہد العطاری القادری، انبیاء کرام اور ان کی قوموں کے احوال، جلد اول، اکبر بک سیلرز، لاہور، ستمبر 2013ء۔

21 ابو محمد علی بن احمد بن حزم الاندلسی، الملل والنحل، اردو ترجمہ، قوموں کا عروج وزوال، مولانا عبد اللہ عمادی، المیزان ناشران و تاجران کتب، لاہور، 2006ء۔

22 بحر العرفان حضرت علامہ مفتی آفاق احمد مجددی نقشبندی، حقائق تصوف، فروغ تصوف فائنڈیشن، الجامعتہ الاحمدیہ، قنوج، 2024ء۔